ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۳۵
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

T-V (ٹی وی) دھماکہ سے پھٹ گیا

50، لاکھ کا نقصان

ایک بچی بال بال بچ گئی

ٹی وی دیکھنے والوں کیلئے مقام عبرت

تاجدار ختم نبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اعلیٰ مقام اور خصائص کبریٰ پر

ایک نظر

اقلیتوں کے حقوق پر

قادیانی رسالہ کا واویلا

اہم سرکاری عہدوں پر

مرتدوں کا تقرر نہ کیا جائے۔

سینٹ کمیٹی

انگریز کے خود کاشتہ پودے

انگریزی نبی

مرزا قادیانی کی خودساختہ

شریعت و مذہب کی

چند جھلکیاں

سہ واہ رے بانکی چال تیرے کیا کہنے

کیا قادیانیوں کی لاہوری پارٹی

ان حوالہ جات کا انکار کر سکتی ہے؟

آپ کے مسائل

سود سے کیسے بچا جائے

س: میرے بڑے ماموں کا چند سال پہلے انتقال ہو گیا۔ اب چھوٹے ماموں ان کے بچوں کے سرپرست ہیں۔ بڑے ماموں کے فنڈ، زادر انشورنس کی جو رقم ملی چھوٹے ماموں نے چاہا کہ اسے ایسے ادارے میں رکھدیں جو نفع اور نقصان میں شراکت کی بنیاد پر ہر ماہ رقم دیتا ہو۔ مگر کوئی ایسا ادارہ وہ رقم لینے کو تیار نہ تھا۔ وجہ اس کی انشورنس کی رقم تھی۔ مجبوراً اس رقم کو بینک میں رکھنا پڑا۔ اس طرح جو رقم ہر ماہ ملتی ہے وہ مقرر ہے (یعنی گھٹتی بڑھتی نہیں) علماء اس رقم کو سود کہتے ہیں۔ اب یہ بتائیے کہ ہم کیا کریں۔ ہم اکٹھے رہتے ہیں۔

س: اس رقم کا بینک میں رکھدینا کیسا ہے؟ کیا رکھنے والا گنہگار ہوگا۔

ج: حفاظت کے لئے رکھنا تو گناہ نہیں۔ لیکن اس کا سود لینا گناہ ہے۔ رکھنے والا بھی گناہ گار ہوگا

س: اس رقم سے اس خاندان کی کفالت ہو رہی ہے۔ کیا یہ رقم ان کے لئے جائز ہے۔ اگر نہیں تو کیا وہ گناہ گار ہوں گے۔ بصورت دیگر وہ کیا کریں؟

ج: یہ سود ہے۔ اور سود حرام ہے۔

س: ہم اکٹھے رہتے ہیں۔ اگر وہ ہمارے ہاں کھانے کی چیز بھیجیں تو ہم اس کا کیا کریں؟

ج: جس کے گھر میں غالب آمدنی حرام کی ہو اس کا کھانا جائز نہیں

س: جب وہ رقم بینک میں رکھی گئی تو میں چھوٹی تھی۔ اخبار میں چھپنے والے آپ کے کالم سے ہی مجھے پتہ چلا تھا کہ یہ رقم حرام ہو گی مگر میری بات نہیں سنتے اس لئے چپ رہی۔ اب میری عمر ۲۵ سال ہے کیا اگر اب بھی میں اپنے بڑوں کی توجہ اس طرف نہ دلاؤں تو گنہگار ہوں گی (جب یہ بات میرے بڑوں کو معلوم ہے مگر وہ چشم پوشی کرتے آئے ہیں۔)

ج: اگر ان کو مسئلہ معلوم ہے تو بتانا گناہ تو نہیں لیکن اگر آپ کو توقع ہے کہ ان کو اس آگ سے بچا سکتی ہیں تو ضرور بچانا چاہئے۔

س: جب ہمارے گھر ان کے ہاں سے کوئی چیز آتی ہے تو میں نہیں کھاتی۔ مگر عید بقرعید اور دوسری تقاریب میں ان کے ہاں جاتی ہوں تو کھانے پر مجبور ہوتی ہوں۔ دل میں اللہ سے معافی مانگتی ہوں اور یہ نیت کرتی ہوں کہ میں نے یہ کھانا خرید لیا ہے پھر اندازہ سے جتنی رقم بنتی ہے کسی غریب کو دے دیتی ہوں۔ کیا میرا یہ عمل صحیح ہے؟ اگر نہیں تو پھر میں کیا کروں؟

ج: صحیح ہے!۔

س: اگر میں اپنے ماں باپ سے کہوں کہ وہ انہیں حرام سے بچائیں مگر وہ نہ مانیں اور بے حسی کا مظاہرہ کریں جیسا کرتے آئے ہیں تو پھر میں کیا کروں؟

ج: دعا و استغفار

س: کیا مجھے خود بڑی ممانی جان سے بات کرنی چاہئے جبکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر بڑی ممانی جان میری بات مان بھی لیں تو جب چھوٹے ماموں کو پتہ چلے گا تو دونوں گھرانوں کے تعلقات آپس میں خراب ہو جائیں گے۔ اگر ایسا نہ بھی ہوا تب بھی مجھے اندیشہ ہے کہ میری امی اپنے بھائی کی حمایت کریں گی۔ اور میرے ابا خاموشی اختیار کریں گے۔ اس طرح میں اپنی والدہ کے عتاب کا نشانہ بن سکتی ہوں؟

ج: اوپر لکھ دیا۔ اگر اصلاح کی توقع ہو تو کریں ورنہ دعا اور استغفار کریں۔

س: ایک اور مسئلہ قربانی کا ہے تینوں گھر مل کر گائے کی قربانی کرتے ہیں۔ کیا اس طرح قربانی ہو جائے گی؟ اور کیا قربانی کا گوشت حلال ہوگا۔ اگر نہیں تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے؟ عید کے موقع پر تینوں گھرانے ایک دوسرے کی دعوت کرتے ہیں۔ اس طرح اگر میں اپنے گھر گوشت بھی نہ کھاؤں تو دعوت میں مجھے وہ گوشت کھانے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ اس لئے کہ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے میرے لئے یہ ممکن نہیں کہ ان کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دوں۔ ابھی تک میں یہ کرتی آئی ہوں کہ جو کھاتی تھی اس کی قیمت کا اندازہ کر کے غریب کو دے دیتی تھی۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ میں کماتی بھی نہیں اس لئے اپنا جیب خرچ اسی لئے خرچ کر دیتی ہوں۔ جب مجھے پیسوں کی اشد ضرورت پڑتی ہے تو کبھی کسی سے ادھار لینا پڑتا ہے یا کبھی غریب کو دینے کی بجائے خود خرچ کر لیتی ہوں اور نیت یہ کرتی ہوں کہ جب بھی میرے پاس پیسے ہوئے میں کسی غریب کو دے دوں گی اس صورت میں مجھے کیا کرنا چاہئے۔

ج: جہاں تک بچنا ممکن ہو بچنے کی کوشش کریں۔ جہاں بے بس ہو جائیں اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔

س: یہ تو محض چند مسئلے ہیں۔ مجھے روزانہ اس کی وجہ سے بہت سے مسئلے درپیش رہتے ہیں۔ اس لئے میں شدید اضطراب کا شکار ہوں میں نماز پڑھتی ہوں روزہ رکھتی ہوں اور دوسری نفلی عبادات کا اہتمام بھی حسب توفیق کرتی ہوں مگر میرے دل میں یہ بے چینی رہتی ہے کہ کہیں میری یہ ساری عبادات ضائع نہ ہو جائیں آپ یہ فرمائیں کہ کیا میری یہ عبادات قبول ہوتی ہوں گی؟ میں ہر نماز کے بعد حرام سے بچنے کی دعا کرتی ہوں مگر مجبوری میں یہ رزق کھانے کی نوبت آتی ہے تو شدید کرب اور اذیت سے گزرنا پڑتا ہے؟

ج: یہ کرب و اذیت آپ کے ایمان کی علامت ہے زندہ آدمی کے اگر پھانس چبھ جائے اسے تکلیف ہوتی ہے اور اگر بدن مفلوج اور بے حس ہو تو اگر تلوار سے بھی کاٹ دو تو پتہ نہیں چلتا نہ تکلیف ہوتی ہے۔ یہ علامت ہے مردنی کی!

س: آج کل رمضان کا مہینہ ہے۔ روزانہ جو کچھ پکتا ہے دونوں گھرانے ایک دوسرے کے ہاں بھیجتے ہیں۔ مگر ممانی جان کے ہاں سے آیا ہوا کھانا میں نہیں کھاتی۔ میرا یہ عمل کیسا ہے اگر انہیں یہ بات پتہ چل جائے تو وہ غمگین ہوں گی۔ اگر ایسا ہوا تو کیا میں گنہگار ہوں گی؟

ج: گناہ گار نہیں ہوں گی!

س: جب عید پر ان کے ہاں جاؤں تو کیا وہاں کھاؤں؟ یہ تو محض ایک طرف کا مسئلہ ہے دوسری طرف صورت حال یہ ہے کہ میرے ایک ماموں بینک میں کام کرتے ہیں۔ دوسرے ماموں ایڈورٹائزنگ کے شعبے میں ہیں۔ میری ایک عزیز سہیلی جس کے ہاں میرا آنا جانا ہے کے والد اور شوہر بھی بینک میں کام کرتے ہیں۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ میرے لئے کتنی مشکل ہے۔

باقی صفحہ ۱۲ پر

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

شمارہ نمبر ۳۵	جلد نمبر ۹	۱۶ تا ۲۲ رجب المرجب ۱۴۱۱ھ مطابق یکم تا ۷ فروری ۱۹۹۱ء

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ———— ۲
۲۔ نعت سرورِ کونین ﷺ ———— ۴
۳۔ قادیانی مسلم اقلیت (اداریہ) ———— ۵
۴۔ تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم ———— ۶
۵۔ مرزا قادیانی کی خود ساختہ شریعت ———— ۱۰
۶۔ مرزا قادیانی کے جھوٹ اور تضادات ———— ۱۳
۷۔ مفرور قادیانی مرزا طاہر کی پریشانی ———— ۱۴
۸۔ قادیانیوں کی لاہوری پارٹی ———— ۱۶
۹۔ محفل سوال و جواب ———— ۲۰
۱۰۔ اخبار ختم نبوت ———— ۲۲
۱۱۔ سعودی عرب میں امریکی فوج کا قبول اسلام ———— ۲۲
۱۲۔ ٹیلی ویژن دھماکہ سے پھٹ گیا ———— ۲۳
۱۳۔ ممتاز قانون دان شیخ جہانگیر سرور کا بیان ———— ۲۴
۱۴۔ قائداعظم انٹرنیشنل ایئرپورٹ کراچی ———— ۲۵
۱۵۔ قومی اسمبلی کا اجلاس اور شریعت بل ———— ۲۶

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القاسم پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: [illegible] نمائش کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۸۰۰ - پاکستان
فون نمبر ۷۷۸۱۱۹

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

نعت سرورِ کونین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از محمد اذکار الحق اختر صدیقی - شاداونی ایم اے

وہ شہر نبی جو بھی ہے خدا تعالیٰ کا بھی ہے شہر اور
خاک اس کی شفا بخش ہے رکھتی ہے اثر اور

روحانی و جسمانی عطا کرتی ہے قوت
ہیں ساتھ کھجوروں کے بہت واں پہ ثمر اور

طیبہ کی طرح خاک شفا بخش ہو جس کی
ملتا نہیں دنیا میں کہیں ایسا نگر اور

ہر حاجی کی ہے عرض یہ سرکار سے ہر دم
"بلوائیے مجھے طیبہ میں بارِ دگر اور"

دس روز مدینے میں تھی رہنے کی اجازت
اب شوق کو ارمان ہے "ہاں ایک نظر اور"

اللہ تعالیٰ کے بعد اُنؐ کا بڑا رتبہ ہے سب سے
کیا رتبہ بڑا اس سے بھی کوئی ہے دگر اور؟

اللہ نے نور اُنؐ کا کیا پیدا ہے اوّل
ہے کون مگر اُنؐ کے سوا خیر بشر اور؟

پہنچے ہیں قدم اُنؐ کے فقط عرش بریں تک
کون ان کے علاوہ ہے کرے عرش جو سر اور؟

نبیوں کے وہ سردار ہیں، اللہ کے پیارے
کون اس سے سوا رب کا ہے منظورِ نظر اور

گر خاک سے روضے کی میں آنکھوں میں ڈالوں
ایسا نہیں دنیا میں کوئی کحلِ بصر اور

ہے فخر غلامی پہ جناب آپ کی آقا
اس در کو بھلا چھوڑ کے جائیں گے کدھر اور؟

ہیں آپ کے فرمان دل و جان سے منظور
ہم کرتے نہیں ان میں اگر اور مگر اور

منزل پہ پہنچ سکتے نہیں تارکِ سنت
ہرگز نہیں بہتر کوئی اس سے تو ڈگر اور

ہیں جانتے آپ اپنے صحابہؓ کے مراتب
ہے آپ سے بڑھ کر بھلا کون اہلِ نظر اور

صدیقؓ و علیؓ حضرت عثمانؓ و عمرؓ
اصحابؓ ہیں اسلام کے سب شمس و قمر اور

اک یوں بھی کرتا خیال اپنا ہے شاعر
ہوتا کرۂ ارض بھی زیر و زبر اور

اسلام فقط ہوتا کل اقوام کا مذہب
ہوتا جو زمانے میں اگر ایک عمرؓ اور

اختر جو سلام آلؓ پہ ازواجؓ پہ ہر دم
کیا پیش کریں اس کے سوا اہلِ ہنر اور

قادیانی غیر مسلم اقلیت کے ایک رسالے کا واویلا

ڈھیٹھ پن اور بے شرمی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ قادیانی جماعت ایسی تمام حدود کو پھلانگ چکی ہے۔ اپنے ڈھیٹھ پن اور بے شرمی کو پھیلانے کے لئے جھوٹ بولنے کے تمام ریکارڈ مات کر دیئے ہیں۔ دھوکہ اور فریب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق اس کی بنیاد ہی دجل و فریب پر ہے۔ آپ نے فرمایا اصلی دجال سے پہلے تیس دجال آئیں گے اور وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ مرزا قادیانی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس لئے وہ ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے جبکہ اس کے پیروکار بھی دجالین میں شامل ہیں۔ اسی دجالی گروہ کا ایک رسالہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ اس نے اپنی ایک گذشتہ اشاعت میں مذہبی آزادی کے عنوان سے ایک شذرہ لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

1. کوئی دن ایسا گذرتا ہو گا جب صدر، وزیر اعظم، وفاقی یا صوبائی وزیر یہ بیان نہ دیتے ہوں کہ پاکستان میں اقلیتوں کو کامل آزادی میسر اور تمام بنیادی شہری حقوق حاصل ہیں۔
2. اس آزادی کی حقیقت یہ ہے کہ جبراً غیر مسلم اقلیت قرار دی جانے والی جماعت (قادیانی) کے مرکز میں ہونے والے جماعت کے اجتماعات پر اجازت کے باوجود پابندی لگا دی۔
3. وجہ بتانے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی جو مذہبی تعصب کی بنا پر اختیارات کے بل پر ایک امن پسند مذہبی جماعت کو اس کے بنیادی حقوق سے بالجبر محروم رکھنے کے سوا کیا ہو سکتی ہے۔
4. ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یہ احکامات ایک پر اثر ملاں کی طرف سے فسادی دھمکی پر جاری کئے گئے۔
5. جس کے بعد ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے تمام بیرونی مراکز میں اس ناانصافی کی بازگشت ہوتی رہے گی اور سارا سال ملکوں ملکوں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ادعائے آزادی مذہب کی بھد اڑتی رہے گی۔

اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ پاکستان میں اقلیتوں کو حد سے زیادہ آزادی حاصل ہے اور انہیں تمام شہری حقوق حاصل ہیں۔ لیکن یہ بات بھی غلط نہیں کہ ملک میں رہنے والی تمام اقلیتیں اپنے کو اقلیت تسلیم کرتے ہوئے کافی حد تک آئین و قانون کی پاسداری کرتی ہیں۔ ان کے مقابلہ میں قادیانی اقلیت نے خواہ وہ ربوائی ہو یا لاہوری خود کو ابھی تک اقلیت تسلیم نہیں کیا، اور قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر ان کے بارے میں جو فیصلہ کیا تھا اس فیصلہ کو قبول نہیں کیا اور اس کی مسلسل خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ اسلامی شعائر و اصطلاحات کا بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے اور اپنے اعمال و کردار سے یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ ہم اقلیت نہیں بلکہ مسلمان ہیں یہ ملکی آئین و قانون سے سراسر بغاوت ہے۔ باغیوں کے لئے سزا تو یہ ہے کہ انہیں بغاوت کے جرم میں سزا دی جائے چہ جائیکہ انہیں جلسہ کرنے اور تبلیغ کرنے اور لوگوں کو مرتد بنانے کی اجازت دی جائے۔ اس سے جس مجسٹریٹ نے جلسہ کرنے کا اجازت نامہ دیا تھا اس نے تو قانون کی خلاف ورزی کی۔ تاہم اگر اس نے اجازت نامہ منسوخ کر کے اپنی غلطی کا مداوا کر دیا تو اس پر بھی وہ مبارکباد کا مستحق ہے۔ قادیانیوں پر جب قانون کی زد پڑتی ہے تو وہ اپنے کرتوتوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے قانون کی زد میں آتے ہیں۔ تو فوراً اپنے کو اقلیتوں میں شامل کر کے یہ واویلا شروع کر دیتے ہیں کہ پاکستان میں اقلیتوں پر زیادتی ہو رہی ہے۔ ساتھ ہی یہ راگ بھی الاپنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہماری جماعت امن پسند، بے ضرر اور محب وطن ہے علاوہ ازیں یہ بات تو عام کہتے ہیں کہ ہمیں جبراً غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ اسمبلی کا ریکارڈ گواہ ہے کہ قادیانیوں کے تیسرے پیشوا آنجہانی مرزا ناصر نے اسمبلی کے اجلاس میں کھڑے ہو کر کئی دن تک محضر نامہ کی صورت میں اپنا موقف پیش کیا۔ اور مسلمانوں کی طرف سے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے تیار کردہ "ملت اسلامیہ کا موقف" مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیا اور مرزا ناصر کے محضر نامہ کا جواب مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے فوری شائع کر کے دیا جو اجلاس میں پڑھا بھی گیا۔ مرزا ناصر پر جرح ہوئی اس کا جواب دینے میں وہ بری طرح ناکام ہوا۔ اس وقت مرزا ناصر کے سر پر کوئی تلوار نہیں لٹکی ہوئی تھی۔ وہ تو مامور من اللہ ہونے کا دعویدار تھا جب ہر طرح ناکام ہو گیا تو اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ جبر کا مطلب تو یہ ہے کہ مرزا ناصر کی گردن پر کسی نے تلوار رکھی ہو۔ اور اس سے کہا جا رہا ہو کہ تم غیر مسلم ہو۔ ایسا ہرگز نہیں۔ وہاں تو علم اور دلائل کی جنگ تھی۔ جن کے پاس علم تھا، دلائل تھے اور وہ بھی قرآن و حدیث کے مطابق تو وہ کامیاب ہو گئے اور قادیانی شکست کھا گئے۔ اس لئے یہ الزام سراسر غلط ہے کہ قادیانیوں کو جبراً غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

اب ہم قادیانیوں سے یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ وہ دو صورتوں میں ایک صورت قبول کر لیں۔ یا تو صاف کہہ دیں کہ ہم اس قانون کو نہیں مانتے اور اپنے کو غیر مسلم اقلیت کہنے کے لئے تیار نہیں دوسرے یہ کہ وہ غیر مسلم اقلیت ہونا تسلیم کر لیں پہلی صورت میں اگر انہیں غیرت مند مسلمانوں سے کسی قسم کا نقصان پہنچتا ہے تو اس کی ذمہ داری حکومت پر نہیں خود ان پر ہوگی۔ جہاں تک دوسری صورت کا تعلق ہے اگرچہ پاکستان کے عوام انہیں مرتد اور زندیق سمجھتے ہیں۔ یہ غیر مسلم اقلیت والا قانون قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ کرنے کے لئے کم سے کم درجہ ہے اگر وہ اس قانون کو کھلم کھلا تسلیم کر لیں تو پھر قانون اور دائرے میں رہتے ہوئے اتنے حقوق دیئے جا سکتے ہیں جس حد تک غور ہو سکتا ہے۔ جتنے حقوق کے وہ مستحق ہیں۔

لیکن وہ قانون کو بھی نہ مانیں بلکہ مخالفت کریں، سازشیں کریں، مسلمانوں کو شہید کریں، ناجائز جمع کردہ اسلحہ کی نمائش کر کے مسلمانوں میں اشتعال پھیلائیں، قرآن پاک کی بے حرمتی کریں۔ اسلامی شعائر و اصطلاحات کا مذاق اڑائیں، ارتدادی تبلیغ کریں، خلاف اسلام لٹریچر چھاپیں، مرزا طاہر کی ویڈیو فلم دکھائیں، اور جلسے کریں تو یہ بات پاکستان کے غیور مسلمان قطعاً قبول کرنے بلکہ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جہاں تک اداریہ نگار کی اس بات کا تعلق ہے کہ انہیں اپنے مرکز میں جلسہ کرنے سے اس لئے روکا گیا کہ ایک "پرائمری فیل ملاں" نے فساد کی دھمکی دی تھی۔ یہ سراسر غلط بیانی ہے نہ کسی پرائمری فیل نے دھمکی دی اور نہ کسی پرائمری پاس نے ———— اداریہ نگار کی "پرائمری فیل ملاں" کی اصطلاح جس نے بھی پڑھی ہوگی ضرور چونکا ہوگا۔ اس لئے کہ اگر پرائمری فیل ملاں کی اصطلاح صحیح ہے اور یہ طعنہ دیکر کسی کی توہین و تنقیص کی جا سکتی ہے تو پھر کوئی شخص اگر مرزا قادیانی کو پرائمری فیل اور مختاری کے امتحان میں فیل ہونے کا طعنہ دیتا ہے۔ تو وہ بھی قادیانیوں کو گراں نہیں گذرنا چاہیئے اور اس سے انہیں چڑنے کی بجائے خوش ہونا چاہیئے کہ ہمارا نبی مبینہ طور پر پرائمری فیل تھا اور وہ مختاری کے امتحان میں بھی ناکام ہو گیا تھا۔

قادیانی رسالہ کا مذکورہ اداریہ پڑھ کر ہمیں پنجابی کی یہ کہاوت یاد آ گئی۔ "رب رُٹھے مت سکھٹے" یعنی رب تعالیٰ جب کسی سے ناراض ہوتا ہے تو وہ اس کی عقل بھی چھین لیتا ہے۔ یہ مثال اداریہ نگار پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ اس نے اداریہ میں اپنے سمیت تمام قادیانیوں کو جانور قرار دیدیا۔ اس نے لکھا ہے کہ ہمارے جلسوں کو بند کر کے ناانصافی کی گئی ہے اور اس "ناانصافی کی "جے جگالی" پوری دنیا کے قادیانی مراکز میں ہوتی رہے گی یعنی پاکستان کے خلاف خوب پروپیگنڈہ ہوتا رہے گا جلسہ ہو یا نہ ہو پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ پہلے بھی جاری تھا آئندہ بھی جاری رہے گا۔ قادیانیوں سے پاکستان کے بارے میں کسی نیکی یا بھلائی کی توقع ہرگز نہیں اس لئے کہ وہ پاکستان کے مخالف اور اکھنڈ بھارت کے شروع ہی سے حامی ہیں لیکن اداریہ نگار نے اس پروپیگنڈے کو جگالی قرار دیا ہے اور جگالی انسان نہیں جانور کرتے ہیں۔ تو گویا تمام کے تمام قادیانی جانور ہیں۔ جالندھر خود انہوں نے تسلیم کر لیا جانوروں سے بڑھ کر قرآن پاک انہیں کہتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے اولئک کالانعام بل ھم اضل کہ یہ جانوروں سے بھی بڑھ کر ہیں۔ جبکہ مرزا قادیانی نے اپنے بارے میں جو کچھ کہا وہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے مرزا کہتا ہے ؂

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

ہمارا ایک مشورہ تو قادیانیوں کو ہے کہ وہ ضد چھوڑ دیں، اشتعال انگیزی نہ کریں، اسلامی شعائر و اصطلاحات کا استعمال ترک کر دیں لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو پھر ہمارا حکومت کو مشورہ بلکہ مطالبہ ہے کہ وہ اس سرکش اور پاکستان کے باغی ٹولے کو آہنی نکیل ڈالے ورنہ اگر انہیں ڈھیل دی گئی جیسا کہ دی جا رہی ہے تو یہ ٹولہ مزید سرکش ہو جائے گا جس سے پاکستان کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔

قادیانیوں کو اعلیٰ عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ عالمی مجلس کے مرکزی رہنماؤں کا بیان

ملتان ( ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ جاپان میں متعین پاکستانی سفیر منصور احمد قادیانی کو فوری طور پر سبکدوش کیا جائے انہوں نے کہا ان کو وہاں سے ہٹا کر کسی عہدے پر تقرری کی بھی ہم سخت مخالفت کریں گے انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عرصے سے مطالبہ کر رہی ہے نیز پاکستان ایسوسی ایشن جاپان کے رہنماؤں نے بھی یہی مطالبہ دہرایا ہے لہٰذا ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ منصور احمد قادیانی کو فوری طور پر سبکدوش کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانیوں کو بھی نکالا جائے۔ کیونکہ قادیانی ملک سے زیادہ اپنی جماعت کے وفادار ہیں۔ اور جبکہ قادیانی سربراہ نے پاکستان کے خلاف جنگ کا بگل بجا دیا ہے اب کسی صورت میں ان قادیانیوں کو حساس اور اعلیٰ عہدوں پر فائز رکھنا ملک کے مفاد میں نہیں۔

تاجدارِ ختمِ نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم

اعلیٰ مقام اور آپؐ کے خصائص کبریٰ کی ایک جھلک

از: قاضی محمد اسرائیل گڑنگوی، مانسہرہ

اللہ پاک کی ذات اقدس کے بعد دوسرا نمبر جس شخصیت کا ہے وہ جناب رسول ﷺ کی ذات گرامی ہے آپ کے فضائل و مناقب کا ذکر اس وقت سے چلا آرہا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اس ہستی کی کون سا انسان تعریف کرسکتا ہے جن کی تعریف خالق ارض و سما کے اللہ پاک نے خود بار بار حضورؐ کی تعریف و توصیف فرمائی ہے

سیرت رسول عربیؐ پر مختصر سا ایک مضمون نذر قارئین کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قبول و منظور فرمائے ہماری نجات کا ذریعہ بنائے آمین ثم آمین۔

اللہ پاک نے آپؐ کے ہر عضو مبارک کا ذکر فرمایا ہے ہم قرآن پاک کی زبانی چند ایسے مقامات نقل کرتے ہیں جہاں آپؐ کے جسم انور کے اعضاء کا ذکر و شان مبارک کا ذکر ہے آیئے حضورؐ کی سیرت کی جھلک قرآن پاک میں ملاحظہ فرمایئے حقیقت حال تو یہ ہے کہ شان ہو رسول کریمؐ کی اور بیان کرنے والی ذات خدا تعالیٰ کی ہو اس کا انداز بیان کسی انسان کے بس میں نہیں ہے ہم اپنی سمجھ کے مطابق ترتیب دیتے ہیں

گر قبول افتد زہے عزو شرف!

یک صد خصائص کبریٰ

(۱) آپؐ کا چہرہ انور کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کیا۔ (سورۃ البقرہ رکوع نمبر ۱۷)

(۲) آپؐ کے سینہ مبارک کا ذکر اللہ پاک نے اپنی کتاب میں کیا (سورۃ الم نشرح)

(۳) آپؐ کے ہاتھوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا۔ (سورۃ بنی اسرائیل رکوع نمبر ۳)

(۴) آپؐ کی پشت مبارک کا ذکر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کیا۔ (سورۃ الم نشرح)

(۵) آپؐ کی چشم مبارک کا ذکر قرآن میں کیا۔ (سورۃ نجم رکوع نمبر ۱)

(۶) آپؐ کے قلب مبارک کا ذکر خداوند عالم نے قرآن مجید میں کیا (سورۃ شعراء ع ۱۱)

(۷) آپؐ کی زبان اقدس کا ذکر قرآن میں کیا (سورۃ دخان ع ۳ و سورۃ نجم شروع ع)

(۸) آپؐ کی گردن اقدس کا ذکر قرآن پاک میں کیا (سورۃ بنی اسرائیل ع نمبر ۳)

(۹) آپؐ کی عمر مبارک کی قسم خداوند عالم نے قرآن مجید میں اٹھائی۔ (سورۃ حجر رکوع نمبر ۵)

(۱۰) آپؐ کے یتیم ہونے کا ذکر قرآن پاک میں کیا گیا (سورۃ الضحیٰ)

(۱۱) اللہ پاک نے آپ کی زندگی و ہجرت کی قسم کھائی (سورۃ بلد و سورۃ حجر)

(۱۲) آپؐ کی اہلیہ محترمہ کی برات آسمان سے نازل کی گئی (سورۃ النور ع ۳)

(۱۳) آپؐ کی ازواج مطہرات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا۔ (سورۃ احزاب)

(۱۴) آپؐ کی صاحبزادیوں کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا (سورۃ الاحزاب رکوع ۸)

(۱۵) آپؐ خاتم النبیینؐ ہیں آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے (سورۃ احزاب ع ۵ پ ۲۲)

(۱۶) آپؐ کی اطاعت کرنا اللہ ہی کی اطاعت کرنا ہے۔ (سورۃ النساء رکوع نمبر ۱۱)

(۱۷) آپؐ کے ذکر کو بلند کر دیا گیا (سورۃ الم نشرح)

(۱۸) آپ کو بغیر کسی مشقت اور سوال کے شان والی کتاب ملی۔ (سورۃ قصص رکوع نمبر ۹)

(۱۹) جہاں آپؐ کا نام آیا وہاں آپؐ کی رسالت کا بھی ذکر کیا گیا۔ (آل عمران و فتح و احزاب و محمدؐ)

(۲۰) آپؐ کا نام لے کر آپ کو پکارنا ناجائز نہیں ہے۔ (سورہ نور رکوع نمبر ۹)

(۲۱) آپؐ کے گھر والوں کو پاک کر دیا گیا (سورۃ احزاب رکوع نمبر ۴)

(۲۲) آپؐ کی قیامت کے دن بھی عزت کی جائے گی اسی طرح آپؐ کے ماننے والوں کی بھی۔ (سورۃ تحریم ع نمبر ۲)

(۲۳) آپؐ کو خیر کثیر عطا کی گئی جو کسی کو نہیں ملی۔ (سورۃ کوثر)

(۲۴) آپؐ کو وہ کچھ ملے گا جو طلب کریں۔ (سورۃ الضحیٰ)

(۲۵) آپؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے (سورۃ الانبیاء رکوع نمبر ۷)

آپؐ کے فضائل و مناقب کو جمع کئے جائیں تو دنیا ختم ہو جائے گی مگر آپؐ کے فضائل و مناقب ختم نہ ہوں گے سچ فرمایا۔ شیخ ابو الحسن خرقانی نے کہ تین چیزوں کی حد ثابت معلوم نہیں ہوئی آپؐ کے درجات نفس کی معرفت (الخ الاّنس) اب ہم صحیح احادیث سے آپؐ کے فضائل و خصائص نقل کرتے ہیں۔

(۲۶) آپؐ کی روح اقدس کو سب سے پہلے پیدا فرمایا۔

(۲۷) روز اول میں جب اللہ نے سوال کیا۔ کیا میں تمہارا پروردگار ہوں سب سے پہلے آپؐ کی روح اقدس نے کہا ہاں آپ ہمارے پروردگار ہیں (مواہب)

(۲۸) آپؐ کا اسم گرامی عرش پر لکھا ہوا حضرت آدمؑ نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر یہ نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا۔ (مواہب)

(۲۹) آپؐ کی صفات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے توریت میں کیا (دارمی مشکوٰۃ المصابیح)

(۳۰) حضرت آدم نے اماں حوا کا مہر جو ادا کیا وہ آپؐ پہ درود تھا (صلوٰۃ الاحزان ابن جوزی بحوالہ نشر الطیب)

(۳۱) آپؐ کو سب سے بہترین خاندان میں پیدا کیا گیا۔ (ترمذی، بحوالہ مشکوٰۃ)

(۳۲) آپؐ کے سلسلہ نسب میں کوئی بدکار (زانی) نہیں

ہوا۔ (طبرانی بحوالہ مواہب)

(۴۳) آپؐ کے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی (حاکم طبرانی بحوالہ نشر الطیب)

(۴۴) آپؐ والدہ کے بطن میں آئے تو خواب میں بشارت ہوئی کہ تم امت کے سردار کے ساتھ حاملہ ہوئی جب وہ پیدا ہوں تو کہنا اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد اور آپؐ کا نام محمد رکھنا۔ (سیرت ابن ہشام)

(۴۵) آپؐ نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا (سیرت الحلبی بحوالہ فتح الباری)

(۴۶) آپؐ سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے نکلیں گے (مسلم)

(۴۷) آپؐ قیامت کے دن اولاد آدمؑ کے سردار ہوں گے (مسلم)

(۴۸) آپؐ سب سے پہلے شفاعت کریں گے (مسلم)

(۴۹) آپؐ کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی (مسلم)

(۴۰) قیامت کے دن سب سے زیادہ لوگ آپؐ کے اتباع کرنے والے ہوں گے (مسلم)

(۴۱) آپؐ قیامت کے دن براق پر سوار ہوں گے (مواہب)

(۴۲) آپؐ کو شفاعت کبریٰ کا منصب نصیب ہوا (بخاری ومسلم)

(۴۳) آپؐ پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں (مواہب بحوالہ نشر الطیب)

(۴۴) آپؐ کو فرشتے امت کا درود وسلام پہنچاتے رہتے ہیں (داری نسائی، بحوالہ مشکوٰۃ)

(۴۵) آپؐ کے روضہ اقدس پر ستر ہزار فرشتے صبح وشام درود پڑھتے ہیں۔ (داری)

(۴۶) آپؐ کے روضۂ اطہر پر جو درود پڑھتا ہے آپؐ خود سنتے ہیں۔ (بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ)

(۴۷) آپؐ روضہ اطہر میں آرام فرما ہیں آپ نماز بھی بطور تلذذ ادا فرماتے ہیں (ابن ماجہ بحوالہ النشر الطیب مولانا تھانوی)

(۴۸) آپؐ کے حوض کوثر پر بہت زیادہ لوگ ہوں گے (ترمذی)

(۴۹) آپؐ کو قیامت کے دن نئے کلمات القاء ہوں گے جن سے آپ خدا کی تعریف کریں گے۔ (بخاری ومسلم)

(۵۰) آپؐ اپنی امت کو لے کر سب سے پہلے پل صراط سے گزریں گے۔ (بخاری ومسلم)

(۵۱) آپؐ کے ہاتھ میں لواء حمد کا (جھنڈا) ہوگا (ترمذی، دارمی)

(۵۲) آپؐ ہی جنت کا دروازہ کھلوائیں گے۔ (مسلم)

(۵۳) آپؐ کو جنت میں بھی ایک حوض کوثر ملے گا جس کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۵۴) آپؐ کی امت سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی (ترمذی)

(۵۵) آپؐ ہی کی امت کے دو بزرگ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ تمام امتوں کے ادھیڑ عمر کے لوگوں کے سردار ہوں گے (ترمذی وابن ماجہ)

(۵۶) آپؐ تمام مخلوق خداوندی سے اعلیٰ وافضل ہیں (ترمذی ودارمی)

(۵۷) آپؐ امام ہیں اور تمام نبی آپؐ کے مقتدی ہیں۔ (مسلم ومواہب)

(۵۸) آپؐ پر جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں دس گناہ معاف فرماتے ہیں دس درجے بلند فرماتے ہیں۔ (نسائی)

(۵۹) آپؐ کی خواب میں زیارت حقیقت میں زیارت آپ ہی کی ہوگی (بخاری ومسلم)

(۶۰) آپؐ کے نام پر نام رکھنا خیر وبرکت کا باعث ہے (الشفاء)

(۶۱) آپؐ ابوطالب کے گھر میں جب کھانا کھاتے تو وہ بھی سب سیر ہو کر کھاتے جب آپؐ نہ کھاتے تو بھوکے رہتے (الشمائل)

(۶۲) آپؐ کے ہاتھ میں لواء حمد کا جھنڈا ہوگا جس کے نیچے تمام انبیاء کرام بھی ہوں گے۔ (ترمذی)

(۶۳) جب مکہ میں سخت قحط سالی ہوئی تو آپؐ کو ابوطالب خانہ کعبہ میں لے گئے آپؐ نے آسمان کی طرف انگلی مبارک اٹھا کر اشارہ فرمایا اس وقت کوئی بادل نہ تھا اسی وقت بادل آیا اور خوب بارش ہوئی (مواہب و تواریخ حبیب الٰہ)

(۶۴) آپؐ کا گہوارہ (جھولا) فرشتوں کی جنبش دینے سے ہلا کرتا تھا۔ (مواہب)

(۶۵) آپؐ حلیمہ سعدیہ کے صرف ایک پستان سے شیر پیا کرتے تھے دوسری طرف اپنے رضاعی بھائی کے لئے چھوڑ دیا کرتے تھے۔ (تواریخ حبیب الٰہ)

(۶۶) آپؐ نے کبھی کپڑوں میں بول وبراز نہیں کیا۔ (تواریخ حبیب الٰہ)

(۶۷) آپؐ جس شب دنیا میں تشریف لائے اسی رات ایک یہودی مکہ میں آیا ہوا تھا اس نے کہا کہ اس رات جو شخص پیدا ہوگا وہ امت کا نبی ہوگا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔ (فتح الباری ومواہب)

(۶۸) آپؐ کا ستر کبھی برہنہ نہیں ہوا۔ (تواریخ حبیب الٰہ)

(۶۹) آپؐ حضرت ابراہیم کی دعا کا مصداق ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہیں۔ (طبرانی حاکم)

(۷۰) آپؐ کا نور نبوت سے آپؐ کے دادا کے چہرے پر نمودار ہوا۔ (تواریخ حبیب اللہ)

(۷۱) آپؐ کا نور نبوت جب آپ کے والد کے چہرہ میں فاطمہ خثعمیہ نے دیکھا تو نکاح کی خواہش کی آپؐ نے انکار کردیا (مواہب بحوالہ النشر الطیب)

(۷۲) آپ کا پسینہ خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہوا کرتا تھا (بخاری ومسلم)

(۷۳) آپ صلہ رحمی کرتے تھے فقیروں اور محتاجوں کی مدد کرتے تھے مہمان نوازی کرتے تھے کمزوروں اور بے کسوں کے بوجھ اٹھایا کرتے تھے اور مصائب میں حق کی حمایت کرتے تھے۔ (بخاری)

(۷۴) آپؐ جہاں سے گزرتے تھے وہاں بہت زیادہ خوشبو آیا کرتی تھی جس کی وجہ سے آپؐ کے متعلق سوال کرنے کی ہمت نہیں ہوا کرتی تھی۔ (دارمی بحوالہ مشکوٰۃ)

(۷۵) آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۷۶) آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کا رتبہ عطا کیا آپؐ کو زہر دے کر شہید کیا گیا تاریخ الخلفاء طبقات بخاری)

(۷۷) آپؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی (بخاری ومسلم)

(۷۸) آپؐ کو جب حلیمہ سعدیہ نے گود میں لیا تو پستانوں میں خوب دودھ اتر آیا۔ (سیرت ابن ہشام)

(۷۹) آپؐ جب حلیمہ کے گھر گئے تو ان کے گھر سے قحط سالی ختم ہو گئی۔ (سیرۃ ابن ہشام)

(۸۰) آپ کا اگر تمام امت کے ساتھ وزن کیا جائے تو آپ وزنی نکلیں گے۔ (سیرت ابن ہشام)

(۸۱) آپ پر صدقہ اور زکوٰۃ کا مال حرام ہے (انسانی طبیاطبل)

(۸۲) آپ دونوں طرف سے دیکھا کرتے تھے یعنی وقوع چہرہ اور گردن کی طرف سے۔ (موطا امام مالک)

(۸۳) آپ کی امت کے امام سے وہ کام لیا جائے گا جو پہلے نبیوں سے لیا گیا (الشمامتہ)

(۸۴) آپ کے لئے غنائم کا حلال ہونا اس سے پہلے غنائم کا استعمال ناجائز تھا۔ (الشمامتہ)

(۸۵) آپ کی امت میں شامل ہونے کی تنا حضرت موسیٰ نے کی۔ (رحمتہ المہداۃ)

(۸۶) آپ کو مقام محمود نصیب ہوگا جو مخلوق میں سے کسی کو نہیں ملے گا۔ (لمعات)

(۸۷) آپ جب قبر سے نکلیں گے آپ کو جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ (ترمذی)

(۸۸) آپ کی برکت سے حضرت ابراہیمؑ پر آگ گلزار ہوئی (مجموعہ قصائد مواہب)

(۸۹) آپ کی برکت سے کشتی نوح طوفان سے بچی (مواہب مجموعہ قصائد)

(۹۰) آپ کی امت کی صفیں نماز میں فرشتوں کی صفوں کی طرح ہیں۔ (الشمامتہ)

(۹۱) آپ تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہوئے ہیں (الشمامتہ)

(۹۲) آپ کے نام پر جس گھر میں کسی کا نام ہوگا وہاں قحط سالی نہ ہوگی۔ (الشفاء)

(۹۳) آپ جب والدہ ماجدہ کے بطن میں تشریف لائے تو انہوں نے ایک نور دیکھا کہ شہر بصریٰ اور علاقہ شام کے محلات ان کے سامنے آ گئے۔ (سیرت ابن ہشام)

(۹۴) آپ جب پیدا ہوئے تو دونوں ہاتھ پر سہارا دیئے ہوئے تھے یعنی سجدہ کیا۔ (مواہب)

(۹۵) آپ جب آرام فرماتے تھے تو آپ کا دل نہیں سوتا تھا دل ذکر الٰہی میں مشغول رہتا تھا۔ (شمائل ترمذی)

(۹۶) آپ کے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا گیا پہلی امتوں کے لئے جو جگہ مقرر تھی وہ وہاں ہی نماز ادا کیا کرتے تھے (شیم الحبیب)

(۹۷) آپ کے لئے تیمم کو جائز قرار دیا گیا۔ (شیم الحبیب)

(۹۸) آپ کو جامع کلمات عطا کئے گئے (شیم الحبیب)

(۹۹) آپ جب حاجت ضروریہ کے لئے جاتے تو زمین پھٹ جاتی تھی آپ کے بول و براز کو نگل جاتی تھی (شیم الحبیب) یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ آپ کا بول و براز پاک اور

مطاہر اور مطہر ہے میں نے اپنے شوق اور محبت و خلوص کے ساتھ ان سو کرزوں کو آپ حضرات کے سامنے نقل کیا ہے ورنہ آپ کے فضائل مناقب کا احاطہ کرنا کسی انسان کا بس نہیں۔ آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ ہمارے اسلاف اکابرین

باقی صہ۱۲ پر

قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگذشت

کتابت کمپیوٹر طباعت عمدہ
رنگین کور
دیدہ زیب ٹائیٹل
صفحات ۴۵۰

اس کتاب میں ردّ قادیانیت پر لکھی جانیوالی ایک ہزار کتاب کا مستقل عارف نے لاگ تجزیہ کیا گیا ہے
یہ کتاب ختم نبوت، حیات عیسیٰ، کذب مرزا مرزائیوں کے خلاف نازل عتاب (مقدمات) مرزائیوں کے خلاف مباہلہ و مناظرہ جات، مرزائیوں کیخلاف علمی جہاد (فتویٰ جات)

مرزائیوں کے کیرکٹر کردار اور سیاسی امت کی سرگزشت پر مشتمل اس عنوان کی انتہائی قابل قدر محنت ہے
— اس کتاب سے ردّ قادیانیت پر کام کرنے کے لیے نئے تقاضوں اور نئے منصوبوں سے آپ آگاہ ہوں گے
— یہ کتاب دراصل ردّ قادیانیت سے متعلق ایک ہزار واقعات کی ایسی دستاویز ہے جسے پڑھے بغیر آپ کی معلومات نامکمل ہوں گی

اس عنوان پر حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے سب سے پہلے کام کیا۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یہ محنت کر کے ان حضرات کے کوشش کی تکمیل کا اہتمام کیا ہے
— قادیانی مذہب اس کتاب مرزائیت کے حوالہ جات کے لیے انسائیکلو پیڈیا ہے اس طرح یہ کتاب قادیانیت کے خلاف مذمت حالات و واقعات کی مکمل دستاویز ہے۔
— یہ کتاب آج تک قادیانیت کے خلاف ہونے والے تمام کام کی مکمل تاریخ ہے

ساڑھے چار صد صفحات کی اس مجلد کتاب کی قیمت مجلس نے صرف ۵۰ روپے رکھی ہے۔ دس روپے ڈاک خرچ کل ساٹھ روپے کے منی آرڈر یا ڈرافٹ آنے پر کتاب رجسٹرڈ ڈاک سے ترسیل ہوگی وی پی ہرگز نہ ہوگی

ملنے کا پتہ ○ ناظم دفتر مرکزیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ ملتان، پاکستان

انگریز کے خود کاشتہ پودے یعنی انگریزی نبی

مرزا قادیانی کی خود ساختہ شریعت و مذہب کی چند جھلکیاں

؎ واہ رے! بانکی چال تیرے کیا کہنے

عبادتِ الٰہی

مولوی رحیم بخش صاحب ساکن تلونڈی ضلع گورداسپور نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) امرتسر میں براہین احمدیہ کی طباعت دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے تو کتاب کی طباعت دیکھنے کے بعد مجھے فرمایا: میاں رحیم بخش چلو سیر کر آئیں۔ جب آپ باغ کی سیر کر رہے تھے تو خاکسار نے عرض کیا کہ حضرت آپ سیر کرتے ہیں۔ ولی لوگ تو سنا ہے سب روز عبادت الٰہی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ولی اللہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ مجاہدہ کش، جیسے حضرت باوا فرید شکر گنج اور دوسرے محدّث جیسے ابو الحسن خرقانی، محمد اکرم ملتانی، مجدد الف ثانی وغیرہ، یہ دوسرے قسم کے ولی بڑے مرتبہ کے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے بکثرت کلام کرتا ہے۔ میں ان میں سے ہوں (گویا عبادت کے بجائے صرف بہیبہ دعوے کافی ہیں۔ ناقل) اور آپ کا اس وقت محدثیت کا دعویٰ تھا (جو بعد میں ترقی کر کے مسیحیت، نبوت اور خدائی برو زتک جا پہنچا۔ ناقل) (سیرۃ المہدی ج۔۲ ص ۲۱۴)

تصنیف مقدم

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ سیرۃ المہدی کی روایت نمبر ۴۶۷ میں سنین کے لحاظ سے جو واقعات درج ہیں ان میں سے بعض میں مجھے اختلاف ہے جو مندرجہ ذیل ہے...... (۱۳) آپ نے ۱۹۰۱ء میں ۲ ماہ تک مسلسل نمازیں جمع کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ بھی درست ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک نمازیں جمع ہوتی تھیں (کیونکہ مرزا صاحب ان دنوں ایک کتاب کی تصنیف میں مشغول تھے،، اس لئے ظہر و عصر اکٹھی پڑھ لیتے تھے۔ تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔ ناقل) (سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۲۰۲)

نماز توڑنی پڑتی

نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے، بعض وقت درمیان میں توڑنی پڑتی ہے، اکثر بیٹھے بیٹھے رینگن ہو جاتی ہے اور زمین پر قدم اچھی طرح نہیں جمتا۔ قریب چھ سات ماہ یا زیادہ عرصہ گذر گیا ہے کہ نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی، اور نہ بیٹھ کر اس وضع پر پڑھی جاتی ہے جو مسنون ہے، اور قرأت میں شاید قل ہو اللہ بمشکل پڑھ سکوں، کیونکہ ساتھ ہی توجہ کرنے سے تحریک بخارات کی ہوتی ہے۔ (مکتوبات احمدیہ ج ۵ ص ۸۸)

امام مرزا مقتدی بیوی

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کو میں نے بارہا دیکھا کہ گھر میں نماز پڑھاتے تو حضرت ام المؤمنین کو اپنے دائیں جانب بطور مقتدی کے کھڑا کر لیتے حالانکہ مشہور فقہی مسئلہ یہ ہے کہ خواہ عورت اکیلی ہی مقتدی ہو تب بھی اسے مرد کے ساتھ نہیں بلکہ الگ پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔ ہاں اکیلا مرد مقتدی ہو تو اسے امام کے ساتھ دائیں طرف کھڑا ہونا چاہیئے۔ میں نے حضرت ام المؤمنین سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی، مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ حضرت صاحب نے مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے بعض اوقات کھڑے ہو کر چکر آجایا کرتا ہے۔ اس لیئے تم میرے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیا کرو۔ (سیرۃ المہدی ج۔۲ ص ۱۳۱)

پان منہ میں رکھ کر نماز کی ادائیگی

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کو سخت کھانسی ہوئی ایسی کہ دم نہ آتا تھا، البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی تاکہ آرام سے پڑھ سکیں۔ (سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۱۰۳)

پادوں کے دھماکے اور امامت

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی وجہ سے مولوی عبد الکریم مرحوم نماز نہ پڑھا سکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نور دین صاحب) بھی موجود نہ تھے تو حضرت صاحب نے حکیم فضل دین صاحب مرحوم کو نماز پڑھانے کے لیئے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور تو جانتے ہیں کہ مجھے بواسیر کا مرض ہے اور ہر وقت ریح خارج ہوتی رہتی ہے۔ میں نماز کس طرح سے پڑھاؤں، حضور نے فرمایا: حکیم صاحب آپ کی اپنی نماز باوجود اس تکلیف کے ہو جاتی ہے یا نہیں؟ انہوں نے عرض کیا! ہاں حضور! فرمایا کہ پھر ہماری بھی ہو جائے گی۔ (پادوں کے دو ایک دھماکے ہوئے ہوں گے تو نامعلوم مقتدیوں کا کیا حال ہوگا؟)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ بیماری کی وجہ سے اخراجِ ریح جو کثرت کے ساتھ جاری رہتا ہو نواقضِ وضو میں نہیں سمجھا جاتا۔ (سیرۃ المہدی۔ ج۔۳ ص ۱۱۱)

نماز میں فارسی دعا

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق نے پڑھائی حضور علیہ السلام (مرزا صاحب) بھی اس نماز میں شامل تھے۔ تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور کی ایک فارسی نظم پڑھی جس کا یہ مصرعہ ہے: اے خدا اے چارۂ آزارِ ما،

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فارسی نظم اعلیٰ درجہ کی مناجات ہے جو روحانیت سے پُر ہے۔ مگر معروف مسئلہ یہ ہے کہ نماز میں صرف مسنون دعائیں پڑھنی چاہئیں۔ (سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۱۴۱)

مسئلہ وغیرہ کچھ نہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مولوی عبد الکریم صاحب نماز

پڑھا رہے تھے، وہ جب دوسری رکعت کے بعد تیسری کیلئے قعدہ سے اُٹھے تو حضرت صاحب کو پتہ نہ لگا، حضور التحیات میں ہی بیٹھے رہے (شاید قبر مسیح کی تلاش میں کشمیر پہنچے ہوئے ہوں گے۔ ناقل) جب مولوی صاحب نے رکوع کے لئے تکبیر کہی تو حضور کو پتہ لگا، اور حضور اٹھ کر رکوع میں شریک ہوگئے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مولوی نور دین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کو بلوایا اور مسئلہ کی صورت پیش کی، اور فرمایا میں بغیر فاتحہ پڑھے رکوع میں شامل ہوا ہوں۔ اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ مولوی محمد احسن صاحب نے مختلف فقہی بیان کئیں کہ یوں بھی آیا ہے اور یوں بھی ہو سکتا ہے کوئی فیصلہ کن بات نہ بتائی (بتاتے بھی کیسے؟ معاملہ خود حضور کا تھا۔ ناقل) مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے آخری ایام بالکل عاشقانہ رنگ پکڑ گئے تھے وہ فرمانے لگے مسئلہ وغیرہ کچھ نہیں جو حضور نے کیا۔ بس وہی درست ہے۔ (تقریر مفتی محمد صادق صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۴ ۷۷؍ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۲۷ء)

پانی سے استنجا

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود صاحب (مرزا) پیشاب کر کے ہمیشہ پانی سے طہارت فرمایا کرتے تھے، میں نے کبھی ڈھیلہ کرتے نہیں دیکھا۔ (سیرۃ المہدی ج-۳ ص ۲۴۳)

تصویر کا دوسرا رخ

آپ کو (مرزا صاحب کو) شیرینی سے بہت پیار ہے، اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے، اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب ہی میں رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے۔

(مرزا صاحب کے حالات مرتبہ معراج الدین عمر قادیانی تتمہ براہین احمدیہ ج-۱ ص ۶۷)

تیز گرم پانی سے استنجا

میر سکینہ بیگم والدہ عزیز مظفر احمد نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود گرم پانی سے طہارت فرمایا کرتے تھے اور ٹھنڈے پانی کو استعمال نہ کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے کسی خادمہ سے فرمایا کہ آپ کے لئے پاخانہ میں لوٹا رکھ دے، اس نے غلطی سے تیز گرم پانی کا لوٹا رکھ دیا، جب حضرت مسیح موعود فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ لوٹا کس نے رکھا تھا۔ جب بتایا گیا کہ فلاں خادمہ نے رکھا تھا۔ (جس کو آپ نے خود حکم فرمایا تھا۔ ناقل) تو آپ نے اسے بلوایا اور اسے اپنا ہاتھ آگے کرنے کو کہا اور پھر اس کے ہاتھ پر آپ نے لوٹے کا بچا ہوا پانی بہا دیا تاکہ اسے احساس ہو کہ یہ پانی اتنا گرم ہے کہ طہارت میں استعمال نہیں ہو سکتا۔

(سیرۃ المہدی۔ ج-۳-ص ۲۴۳)

قرآن اور مرزا قادیانی

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کو قرآن مجید کے بڑے بڑے مسلسل حصے یا بڑی بڑی سورتیں یاد نہ تھیں، بے شک آپ قرآن کے جملہ مطالب پر حاوی تھے، مگر حفظ کے رنگ میں قرآن شریف کا اکثر حصہ یاد نہ تھا، ہاں کثرت مطالعہ اور کثرت تدبر سے یہ حالت ہو گئی تھی کہ جب کوئی مضمون نکالنا ہوتا تو خود بتا کر حفاظ سے پوچھا کرتے تھے کہ اس معنی کی کون سی آیت ہے یا آیت کا ٹکڑا پڑھ دیتے تھے یا فرما دیتے تھے کہ جس آیت میں یہ لفظ آتا ہے وہ آیت کونسی ہے۔ (باوجود اس کے قرآن کی آیتیں اکثر غلط نقل کرتے تھے۔ ناقل)

(سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۲۴۴)

روزے فدیہ دیکر ہضم کر لیے

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کئے۔ مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا۔ اس لئے چھوڑ دیئے، اور فدیہ ادا کر دیا اس کے بعد جو رمضان آیا تو اس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کر دیا اس کے بعد جو رمضان آیا تو آپ کا تیرھواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپ کو دورہ پڑا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا اس کے بعد جتنے رمضان آئے آپ نے سب روزے رکھے، مگر پھر وفات سے دو تین سال قبل نہیں رکھ سکے اور فدیہ ادا فرماتے رہے۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ جب آپ نے ابتداً دوروں کے زمانہ میں روزے چھوڑے تو کیا پھر بعد میں ان کو قضا کیا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں! صرف فدیہ ادا کر دیا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب شروع شروع میں حضرت مسیح موعود کو دوران سر اور بردِ اطراف کے دورے پڑنے شروع ہوئے تو اس زمانہ میں آپ بہت کمزور ہو گئے تھے اور صحت خراب رہتی تھی۔ (خصوصاً رمضان میں۔ ناقل) (سیرۃ المہدی ج-۱ ص ۵۱)

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے اس وقت غروب آفتاب کا وقت بالکل قریب تھا۔ مگر آپ نے فوراً روزہ توڑ دیا اور توڑے ہوئے روزے کی قضا کا معمول تو تھا ہی نہیں۔ ناقل (سیرۃ المہدی ج-۲ ص ۱۳۱)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۔ ۲۷۵۵۰۳ ۔

اعتکاف

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے حج نہیں کیا، اعتکاف نہیں کیا، زکوٰۃ نہیں دی، تسبیح نہیں رکھی، میرے سامنے ضب یعنی گوہ کھانے سے انکار کیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ...... اعتکاف ماموریت سے زمانہ سے قبل غالباً بیٹھے ہوں گے، مگر ماموریت کے بعد بوجہ تبلیغ جہاد اور دیگر مصروفیات کے نہیں بیٹھ سکے کیونکہ یہ کام اعتکاف سے مقدم ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کبھی اعتکاف ترک نہیں فرمایا۔ ناقل)

(سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۱۱۹)

زکوٰۃ

اور زکوٰۃ اسلئے نہیں دی کہ آپ کبھی صاحب نصاب نہیں ہوئے (گویا ساری عمر فقیر رہے، مگر لقب تھا رئیس قادیان، اور شاہ ثروت بادشاہ۔ ناقل۔ (سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۱۱۹)

حج

مولوی محمد حسین بٹالوی کا خط حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی خدمت میں سنایا گیا جس میں اس نے اعتراض کیا تھا کہ آپ حج کیوں نہیں کرتے۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل ہے اور صلیب کی شکست ہے، ابھی تو میں خنزیروں کو قتل کر رہا ہوں بہت سے خنزیر مر چکے ہیں اور بہت سخت جان ابھی باقی ہیں ان سے فرصت اور فراغت ہولے۔ (افسوس ہے کہ مرزا صاحب کو مدۃ العمر خنزیروں کے شکار سے فرصت نہ مل سکی، خنزیر مرے نہ آپ کو حج کی توفیق ہوئی۔ ناقل۔)

ملفوظات احمدیہ ج ۵ ص ۲۶۳ مرتبہ منظور الٰہی قادیانی

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حج نہ کرنے کی تو خاص وجوہات تھیں کہ شروع میں تو آپ کے لئے مالی لحاظ سے انتظام نہیں تھا کیونکہ ساری جائداد وغیرہ اوائل میں ہمارے دادا صاحب کے ہاتھ میں تھی۔ اور بعد میں تایا صاحب کا انتظام رہا اور اس کے بعد حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ ایک تو آپ جہاد کے کام میں منہمک رہے (غالباً جہاد منسوخ کرنے کے کام میں۔ ناقل) دوسرے آپ کے لئے حج کا راستہ بھی مخدوش تھا۔ تاہم آپ کی خواہش رہتی تھی کہ حج کریں (تعجب ہے) حکمت الٰہیہ کہ آپ کو حج کی توفیق سے محروم رکھنا چاہتی تھی کہ مسیح کی ایک علامت بھی آپ پر صادق نہ آئے اور ہر عام و خاص کو معلوم ہو جائے کہ ان کا دعویٰ مسیحیت غلط ہے۔ (سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۱۱۹)

حضرت مرزا صاحب پر حج فرض نہ تھا کیونکہ آپ کی صحت درست نہ تھی۔ ہمیشہ بیمار رہتے تھے (اور بیرقدرت کی جانب سے آپ کو حج سے روکنے کی پہلی تدبیر تھی۔ ناقل) حجاز کا حاکم آپ کا مخالف تھا کیونکہ ہندوستان کے مولویوں نے مکہ معظمہ سے حضرت مرزا صاحب کے واجب القتل ہونے کے فتاویٰ منگائے تھے۔ اس لئے حکومت حجاز آپ کی مخالف ہو چکی تھی (اور یہ قدرت کی جانب سے دوسری تدبیر تھی۔ ناقل) وہاں جانے پر آپ کو جان کا خطرہ تھا (دجال بھی اسی خطرہ سے مکہ معظمہ نہیں جا سکے گا۔ ناقل) لہذا آپ نے قرآن شریف کے اس حکم پر عمل کیا کہ اپنی جان کو جان بوجھ کر ہلاکت میں مت پھنساؤ۔ مختصر یہ کہ حج کی مقررہ شرائط آپ میں نہیں پائی گئیں اس لئے آپ پر حج فرض نہیں ہوا۔ (اور خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حج کی توفیق ہی نہ دی۔ ناقل) (اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ مؤرخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۹ء)

رمضان کے روزے فدیہ دے کر ہضم کر لیتے تھے اور فدیہ دینے کی مالی استطاعت تھی مگر حج پر جانے کیلئے بہانے تراشے۔ قادیانیو! یہ ہے تمہارے نبی کی شریعت اور مذہب کی ایک جھلک۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

بقیہ: تاجدار ختم نبوت

علماء اہل سنت دیوبند کا یہ عقیدہ اور مسلک ہے کہ آپ جہاں آرام فرما ہیں جسے ہم روضہ اطہر و روضہ رسول و گنبد خضریٰ کے نام سے یاد کرتے ہیں وہ جگہ خانہ کعبہ سے بھی افضل اور اعلیٰ ہے بلکہ وہ مٹی تو عرش سے بھی افضل ہے (المہند علی المفند) اس کتاب میں اکابرین علماء دیوبند کا مسلک اور عقیدہ تحریر کیا ہے اس کتاب کو محدث جلیل حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے لکھا ہے جس پر اس وقت کے جید علماء کرام کے دستخط ہیں۔ آپ کا ذکر خیر کرنا باعث برکت و رحمت ہے آپ کی سیرت پڑھنا باعث نجات ہے آپ کے اصحاب کا ذکر خیر کرنا آپ کی شفاعت کا ذریعہ ہے آپ کی سیرت پر لکھی ہوئی کتاب کو پڑھنا جنت کا زینہ ہے آپ کے طریقے پر چلنے سے جنت کے دروازے کھلتے ہیں آپ کی سنت پر عمل کرنے سے زندگی میں سکون حاصل ہوتا ہے آپ کے نقش قدم پر چلنے سے جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں آپ کے اصولوں کو اپنانے سے خداوند عالم راضی۔ آپ پر درود پڑھنے سے دل کو سکون حاصل ہوتا ہے آپ کی احادیث شریف کو پڑھنے سے چہرہ پر نور آتا ہے آپ کی احادیث کو پڑھنے سے عشق رسول میں زیادتی آتی ہے دعا ہے کہ اللہ ہمیں آپ کے نقش قدم پر زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

اعلیٰ ارزاں معیاری

دینی، اصلاحی، تاریخی، اور درس نظامی کی کتابوں کے علاوہ قاعدے سپارے اور قرآن مجید ملکی غیر ملکی تمام کتب خانوں کی کتابیں!

نوٹ:- کتابوں کی مکمل فہرست طلب فرمائیے

کتب خانہ احیائے سنت

فون ۷۷۲۹۲۴۹

ملنے کا پتہ دار الکتابت ۲۰ اے سارہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

وی پی اسال کرنے کا انتظام ہے

انگریزی نبی مرزائے قادیانی کے ہفوات اور تضادات

ایک قادیانی کتاب پر تبصرہ

تحریر:- حافظ اشرف علی تنولی اسیولو (کینیا)

پچھلے دنوں ایک قادیانی کتاب پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جس کے مرتب داؤد احمد قادیانی ہیں۔ اگرچہ کتاب پر تو مرتب کا نام سید داؤد احمد لکھا ہے لیکن میں اس کو ملعون سمجھتے ہوئے خود سید لکھنا خود اس لفظ کی ہتک اور سادات کی توہین سمجھتا ہوں) کی مرتب کردہ کتاب (جو مرزا قادیانی کی تحریروں کا انتخاب ہے) بنام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے (کتاب پر اس لعین کے نام کے ساتھ مرتب نے "علیہ الصلوٰۃ والسلام" بھی رقم کیا ہے۔ نقل کفر کفر نباشد) میرے پیش نظر ہے۔ لیکن ایک ملعون کے نام کے ساتھ مختص بانبیاء علیہم کو بطور نقل لکھنا بھی گناہ سمجھتے ہوئے ترک کرتا ہوں) ایک قادیانی کے ہاں سے برائے مطالعہ دستیاب ہوئی چونکہ اس سے پہلے مرزا قادیانی کے عقائد اور دعوے اس کے ناقدین کی کتابوں سے میرے علم میں آئے تھے۔ خود اس کی لکھی ہوئی تحریر دیکھنے میں نہ آئی تھی۔ اور یہ مقولہ بھی مشہور ہے کہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ لہٰذا جونہی مذکورہ بالا کتاب سامنے آئی بڑے تجسس کے ساتھ مطالعہ شروع کیا۔ اس لئے کہ ایک تو یہ مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں کا مجموعہ ہے دوسرا اس کے اپنے نے اپنوں کے لئے اعتقاد میں زیادہ پختگی پیدا کرنے کی غرض سے مرتب کی ہے اس وجہ سے جھوٹے انتساب کا گمان تک نہ ہونے کی بناء پر مرزا قادیانی کے عقائد اور دعوے انہی کی زبان قلم سے جاننے کے شوق میں کتاب کی ورق گردانی شروع کی۔

مرزا قادیانی کے دلائل، دعووں کا بودا پن تو پہلے ہی عوام الناس کو اس وقت معلوم ہو چکا تھا جب علماء امت نے مرزا کی خبر لے کر اس کے دعووں کو بلا دلیل ہی نہیں بلکہ باطل بھی کر دیا تھا۔ لیکن مرزا قادیانی اور اس کے مقتدین اور پیرو کاروں کی عقل پر افسوس اس لئے ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کی تحریروں میں حد سے زیادہ تضادات اور مغالطہ انگیزیاں پائی جاتی ہیں لیکن وہ ان کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ مرزا کی تحریروں میں تو تضادات کا قوی امکان اس وجہ سے بھی ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ کسی نے غلط نہیں کہا۔ حافظہ نباشد۔ تو دور کی بات ہے ایسا لگتا ہے کہ مرزا قادیانی تو اندرونی بصیرت کے ساتھ ساتھ شاید بصارت سے بھی محروم تھا۔ حیرانگی اس پر ہوتی ہے کہ مرزائی حضرات ان تضادات کو آج تک نہیں سمجھ سکے۔ اور شاید سمجھنے کی کوشش بھی نہ کی ہو۔ بعید نہیں کہ دروغ گو کی کذبات پر ایمان لانے کی وجہ سے ان کے حافظے اور بصارت بھی چھین لی گئی ہو۔ لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور۔

(ترجمہ: یہ آنکھوں کے نہیں دلوں کے اندھے ہیں)

ہماری غرض مرزا قادیانی کے تضادات اور مغالطے بیان کرنے سے یہ ہے کہ صراط مستقیم سے بھٹکا ہوا قادیانی کا پیروکار اور حق کا متلاشی شاید عقیدت اور اندھی تقلید کی عینک اتار کر اس کی تحریروں میں تضاد بیانیوں اور مغالطہ انگیزیوں پر غور و فکر کرے اور اپنی خلقی فطرت ودیعہ کی طرف دوبارہ لوٹ آئے۔

کیونکہ مدعی میں تضاد اور تقابل مدعی کے کاذب اور دروغ ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہوا کرتی ہے بالخصوص اس کے خلاف جو مامور من جانب اللہ صاحب الہام موحیٰ الیہ اور صاحب کشف ہونے کا دعویدار ہو۔ جیسا کہ مرزا قادیانی۔ اس لئے کہ جو شخص اللہ سے ہمکلام ہونے کا مدعی ہو اور صاحب وحی و صاحب الہام ہونے کا دعویٰ کرے تو گویا حقیقت میں یہ اس کا خود ساختہ دعویٰ نہیں بلکہ وہ اللہ کی ترجمانی کر رہا ہے جبکہ دعووں میں تضاد اور تقابل نتیجہ ہوتا ہے سہو اور نسیان کا اور اللہ تبارک و تعالیٰ سہو اور نسیان سے منزہ ہے لہٰذا ایسے مدعی نبوت کے دعویٰ میں تضاد بالکل ممکن نہیں۔ جبکہ مرزا قادیانی کے دعووں میں فحش تضادات ہیں جن کو ہم آئندہ سطور میں لکھیں گے جس کا نتیجہ لازم یہ ہے کہ مرزا قادیانی جس چیز کا دعویٰ کر رہا ہے اس میں وہ بالکل صادق نہیں ہے بلکہ مبالغہ کے ساتھ کذاب ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص کو احوال عالم کے متعلق تو الہامات اور کشف ہوں مگر اپنے تضادات کے بارے میں تحت التراب ہونے تک کوئی اشارہ نہ ملے۔ دعویٰ میں تضاد صرف مدعی رسالت ہی کی نہیں، مرسل بھیجنے والے کی بھی کاذب ہونے کی دلیل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو امکان کذب کی نسبت بھی دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہے جبکہ مرزا کے دعووں میں تضاد موجود ہے لہٰذا یہ صاحب من جانب الشیطان ہی پیغمبر ہو سکتے ہیں۔ من جانب الرحمٰن ہرگز نہیں ہو سکتے۔

دعوائے مسیحیت کی انوکھی دلیل

مرزا قادیانی خود کو مسیح موعود ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے دلیل دیتے ہیں کہ

"چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو

الآیات بعد المأتین

ہے یہ منشا بھی ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا تو کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ نام یہ ہے "غلام احمد قادیانی" اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ۱۳۰۰

ہیں۔ اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کوئی شخص غلام احمد نام کا نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں "غلام احمد قادیانی" کسی کا بھی نام نہیں" مرزا اور اس کے معتقدین کے نزدیک یہ دلیل اثبات مدعیٰ میں اتنی وزنی ہے کہ مرتب نے سرورق کی دوسری جانب مرزا کی ایک تصویر کے سامنے بطور اقتباس جلی حروف میں لکھی ہے۔ لیکن ادنیٰ تامل کرنے سے یہ دلیل باطل ہی نہیں بلکہ مضحکہ خیز بھی بن جاتی ہے۔ مرزا قادیانی جس عظیم منصب کے دعویدار ہیں اس کے اثبات کے لئے اس جیسی دلیل پیش کرنا خود اپنی تکذیب کرانے کے مترادف ہے۔

وجوہ ابطال

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی حساب ابجد کے قانون سے بھی نابلد تھے اس لئے کہ اس کا نام غلام احمد ہے حساب ابجد کی رو سے جس کے عدد ۱۲۲۴ بنتے ہیں ۱۳۰۰ نہیں اگرچہ قادیانی جس کے عدد ۱۰۷۶ ہیں ساتھ ضم کرنے سے ۱۳۰۰ کی تعداد صحیح ہو جاتی ہے لیکن قادیانی کی تعداد کا شمار نام کی تعداد کے ساتھ اس لئے صحیح نہیں ہے کہ قادیانی قصبۂ قادیان کی طرف نسبت ہے نام کا جزو نہیں اور نہ ہی نام رکھنے والوں نے غلام احمد قادیانی نام رکھا۔ مرزا کا قادیان کو نام کا جزو اور حصہ شمار کرکے (جو کہ خلاف قانون اور خلاف عادت زمانہ بھی ہے) اپنے عظیم الشان دعوے کے لئے مقدمات کی من مانی ترکیب کے ذریعہ دلیل بنا کر پیش کرنا انتہائی درجہ کی نادانی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ بالفرض اگر بزعم مرزا قادیانی قادیان کو ان کے نام کا جزو تسلیم بھی کر لیا جائے پھر بھی ان کی دلیل بنتی نظر نہیں آتی کیونکہ انہی کی تحقیق کے مطابق ان کے قصبے کا اصل نام قادیان نہ تھا۔ مرتب کتاب کے ص۲ پر ان کے سوانح بیان کرتے ہوئے ان کی تحریر یوں نقل کرتے ہیں۔

"اور جیسا کہ اوپر تحریر کیا گیا ہے کہ ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جو اب تک محفوظ ہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے اور ان کے ساتھ قریباً دو سو آدمی ان کے توابع اور خدم و حشم اور اہل و عیال میں سے تھے اور وہ ایک معزز رئیس کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہوئے تھے۔ اور اس قصبہ کی جگہ میں جو اس وقت ایک جنگل میں پڑا ہوا تھا۔ جو لاہور سے تخمیناً پچاس کوس بگوشہ شمال مشرق واقع ہے فروکش ہوئے جس کو انہوں نے آباد کرکے اسلام پور رکھا اور جو پیچھے سے اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا۔ اور رفتہ رفتہ اسلام پور کا لفظ لوگوں کو بھول گیا۔ اور قاضی ماجھی کی جگہ قاضی اور پھر آخر قادی بنا اور پھر اس سے بگڑ کر قادیان بن گیا۔"

اس تحقیق عمیق کے مطابق قادیانی، اسلام پور قاضی ماجھی صرف قاضی یا قادی کا تحریف شدہ نام ہے۔ قادیان اصل نہیں بگاڑ ہے۔ جبکہ اعتبار اصل لفظ کا ہوتا ہے بگاڑ کا نہیں۔ لیکن مرزا صاحب کی قوت فہم اور استدلال کو داد دیجئے کہ ایک محرف لفظ کو خلاف قانون نام کا جزو بنا کر ابجد کے حساب سے اپنے نام کے عدد کو ۱۳۰۰ بنا کر تیرھویں صدی سے مناسبت پیدا کرکے اپنے مدعیٰ کے لئے ایک مفروضے کو دلیل کے طور پر پیش کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

یا اسفا علیہ

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے
خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا کہئے

ہر قسم کی دخل اندازی سے صرف نظر کرتے ہوئے متنبی کے تمام مفروضات کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر بھی ان کے دعویٰ کے اثبات کے لئے حساب ابجد کی رو سے بنائی ہوئی تیرھویں صدی سے مفروضی مناسبت دلیل مثبتہ نہیں بن سکتی اس لئے کہ ان کے نام کا عدد ۱۳۰۰ ہونا اور تیرھویں صدی ہجری میں ان کا پیدا ہونا امر اتفاقی ہے اتفاق کو دلائل کی حیثیت سے پیش کرنا خاص کر ایک خود ساختہ دعویٰ کے لئے اتفاقی امر کو دلیل و حجت بنانا نہایت نادانی ہے۔ اور اس پر مستزاد ایک مفروضے کو کشف کا نام دینا ہے۔ معلوم عدد نام کے ۱۳۰۰ ہونے اور پیدائش تیرھویں صدی میں ہونے سے یہ نتیجہ کس قاعدہ کے تحت نکالا گیا۔ کہ میں "مسیح موعود" ہیں۔

اگر نام کے عدد کا تیرہ سو ہونا اور تیرھویں صدی میں تولد ہونا "مسیح موعود" ہونے کی دلیل بن سکتا ہے۔ تو نام کے عدد کا ۱۴۰۰ ہونا اور چودھویں صدی میں پیدا ہونا مسیح موعود ہونے کی دلیل کیوں نہیں بن سکتا۔ مرزا قادیانی کی دلیل کو رد کرکے ان کے دعوے کا اگر انکار نہ کیا جائے تو کیا مرزا قادیانی کے پیروکار اس دلیل کی بنیاد پر چودھویں صدی کے چودہ سو عدد کے نام والے کے دعویٰ مسیحیت کو قبول کریں گے۔ اگر نہیں تو کیوں۔ آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ یہی دلیل مرزا قادیانی کے دعویٰ کے لئے تو مثبت ہو سکتی ہے مگر کسی دوسرے کے لئے نہیں۔ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ غلام احمد بجز ان کے اور کسی کا نام نہیں۔ ایک ادعا ہے۔ بلکہ غلام احمد نام سے کئی لوگ پہلے بھی گذرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں۔ بالفرض اگر نہ بھی گذرے ہوں تو یہ "مسیح" ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ (فضیلت اور شرافت تو کسی نام کے نام ہونے میں ہوتی ہے۔

مغرور قادیانی پیشوا مرزا طاہر کی پریشانی

نامعلوم وہ کونسا یا کونسے معشوق ہیں جن کی یاد میں مرزا طاہر کوئلہ ہو گئے۔ یاد رہے کہ مرزا قادیانی مرزا طاہر کا دادا بھی محمدی بیگم کے غم میں یوں رویا کرتا تھا۔

کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
بہت رویا ہوں اب مجھ کو ہنسا دے

تو لیجئے مرزا طاہر کی معشوقوں کے غم میں پریشانیاں ملاحظہ کیجئے۔ طویل نظم سے چند مصرعے پیش ہیں۔

ان کو شکوہ ہے کہ ہجر میں کیوں تڑپایا ساری رات
جن کی خاطر رات لٹا دی چین نہ پایا ساری رات
ان کے اندیشوں میں دل نے کیسے گھبرا گھبرا کر
سینے کے دیوار و در سے سر ٹکرایا ساری رات
خوب سجی یادوں کی محفل مہمانوں نے تاپے ہاتھ
ہم نے اپنا کوئلہ کوئلہ دل دہکایا ساری رات
ان سے شکوہ کیسا جن کی یاد نے بیٹھ کے پہلو میں
ساری رات آنکھوں میں کاٹی درد بٹایا ساری رات
گرد آلود تھا پتہ پتہ کلی کلی کمہلائی ہوئی
یادوں کی برسات نے دل کا چمن نہلایا ساری رات
روتے روتے سینہ پہ سر رکھ کر سو گئی ان کی یاد
کون پیا تھا کون پرائی بھید نہ پایا ساری رات

ماخوذ از انصار اللہ ربوہ نومبر ۱۹۹۰ء

نایاب ہونے میں نہیں پھر اسم کی فضیلت سے مسمی کی شرافت لازم نہیں آتی کچھ ایسا ہی معاملہ غلام احمد اسم اور اس کے مسمی قادیانی کا بھی ہے۔

تضاد بیانیاں

ویسے تو مرزا قادیانی کے خرافات میں اعتنا ہی تعارضات پائے جاتے ہیں لیکن ڈاکٹر واحمد قادیانی نے جن تحریروں کا انتخاب کر کے ۲۳۲ صفحات پر مشتمل ضخیم کتاب مرتب کی ہے وہ بھی تضادات اور تباینات سے بھری پڑی ہے۔ ہم بطور نمونہ تطویل بلا طائل سے بچنے کی خاطر اختصار سے کام لیتے ہوئے چند متناقض و متعارض دعوؤں اور تحریروں کے نقل پر ہی اکتفا کریں گے۔ ملاحظہ ہو۔

مرتب صفحہ ۵ پر مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔

"میں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے"

اسی طرح صفحہ ۱۰ پر مرتب نے مرزا کی ایک اور عبارت یوں نقل کی ہے۔

"ہر ایک وحی ہوتی جو ایک فولادی میخ کی طرح دل میں دھنسی تھی اور یہ تمام مکالمات الٰہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں سے بھرے پڑے ہیں کہ روز روشن کی طرح وہ پوری ہوتی تھیں اور ان کے تواتر اور کثرت اور اعجازی طاقتوں کے کرشمہ نے مجھے اس بات کے اقرار کے لئے مجبور کیا کہ یہ اسی وحدہ لاشریک خدا کا کلام ہے۔ کہ جس کا کلام قرآن شریف ہے۔ اور میں اس جگہ توریت اور انجیل کا نام نہیں لیتا کیونکہ توریت اور انجیل تحریف کرنے والوں کے ہاتھوں اس قدر محرف و مبدل ہو گئی ہیں۔ کہ اب ان کتابوں کو خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے؟"

اس دعویٰ میں صداقت کہاں تک ہے؟ اس کو ہم ناظرین پر چھوڑنے کے باعث اس سے تعرض نہ کرتے ہوئے صرف اتنا ہی کہنے کو کافی سمجھتے ہیں کہ یہاں تو مرزا قادیانی تورات کے محرف و مبدل ہونے کی بناء پر اپنے ادعائی کلام کی مشابہت اس کے ساتھ دینے سے احتراز کرتے ہیں لیکن یہی صاحب اپنے سابقہ بیان میں تورات کو بعینہٖ حال کے ساتھ اپنے کلام کی طرح (نعوذ باللہ) خدا کا کلام کہہ چکے ہیں۔ اب مرزا صاحب کو کون سمجھائے کہ تمہاری ان دونوں تحریروں میں فحش تفاوت اور تضاد ہے۔ ایک جگہ موجودہ تورات کو خدا کا کلام کہہ کر اپنے خرافات کو اس سے تشبیہ دے ڈالتے ہیں۔ لیکن دوسری جگہ اسی موجودہ تورات کے ساتھ تشبیہ دینے سے اس لئے گریز کیا جاتا ہے کہ یہ محرف و مبدل ہے۔ حالانکہ دونوں جگہ آپ کی مراد موجودہ تورات ہی ہو سکتی ہے پہلے مقام پر تو خود تمہارا یہ کہنا

"جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے"

اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہاں موجودہ تورات مراد ہے ورنہ اگر زمانہ قدیم کی تورات سے تشبیہ دینی مقصود ہوتی تو آپ کو "اور توریت خدا کا کلام تھا" کہنا چاہیے تھا جبکہ دوسری جگہ جہاں اپنے کلام کی توریت اور انجیل سے تشبیہ نہ دینے کی وجہ بیان کی ہے لامحالہ موجود تورات ہی مراد ہو سکتی ہے۔ اس لئے زمانہ قدیم کی توریت تو خدا کا کلام ہی تھا جس کا اب بھی انکار کفر ہے اور اس سے تشبیہ نہ دینے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اب کیا کیا جائے کہ ایک جگہ تو

خوشخبری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کے قیام سے لیکر آج تک مرکزی "دار المبلغین" کا شعبہ مصروف عمل رہا ہے
جس میں ہزارہا ملکی و غیر ملکی طلباء و علماء نے رد قادیانیت کا کورس کیا امسال ۱۴۱۱ھ
میں یہ کورس ۱۵ شعبان سے ۳۰ شعبان تک دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہو رہا ہے
جس کی نگرانی عالمی مجلس کے بزرگ بنی حضرت مولانا

محمد یوسف لدھیانوی

فرمائیں گے۔ ملک کے پروفیسر، لیکچرار، دانشور، علماء کرام، "ناظرین اسلام" رد قادیانیت، کے مختلف عنوانات پر لیکچر دیں گے۔ علماء، خطباء، منتہی طلباء، اسکولز و کالجز کے اسٹوڈنٹس سادہ کاغذ پر اپنے کوائف لکھ کر درخواستیں ارسال کریں۔

تمام مقامی جماعتیں اپنے ہاں سے نمائندے بھجوائیں (مولانا عزیز الرحمن جالندھری)

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۔ ملتان فون: ۴۰۹۷۸

موجودہ تورات کو تحریف شدہ کہہ کر عدم تشبیہ کی وجہ بیان کی جاتی ہے لیکن دوسرے مقام پر اسی موجودہ تورات کے ساتھ اپنے خود ساختہ کلام کے (معاذ اللہ) کلام اللہ ہونے کی تشبیہ مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا نے چاہا حاصل کیا۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

ان تحریروں پر تبصرہ کی ضرورت تو اس لئے نہیں کہ یہ تعارض ایسا صریح اور عیاں ہے کہ ادنیٰ تامل کے صرف طائرانہ نظر ڈالنے سے بھی سمجھ میں آجاتا ہے لیکن مرزا کے متبعین سے پوچھنے کی بات یہ ہے کہ تمہارے نزدیک جھوٹی قسم کھانے کے گناہ کا بھی کوئی تصور ہے کہ نہیں۔ جھوٹ بولنا تو کم از کم آپ حضرات کے نزدیک بھی گناہ ہوگا۔ پھر خاص کر مرزا قادیانی سے تو ایسے گناہ کا سرزد ہونا آپ لوگ مستبعد بھی سمجھتے ہوں گے۔ مگر دیکھو مذکورہ بالا دعوؤں میں مرزا صاحب صریح جھوٹ بولنے کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ کہ ایک جگہ حصول تعلیم کا انکار ہو رہا ہے۔ اور دوسری جگہ اقرار۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مرزا اثبات دعویٰ کی دلیل میں کذب بیانی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ تو کیا ان سے یہ بعید ہے کہ سرے سے اس دعوے ہی میں کاذب ہوں جس کی دلیل پیش کرنے میں کذب سے کام لے رہے ہیں۔ اور کیا جھوٹے پر اللہ نے لعنت نہیں بھیجی۔ الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ تو اسی قرآن کی آیت ہے۔ جس کو من ولہ الی الآخرہ ماننے کا اقرار مرزا صاحب اپنی تحریروں میں بار بار کر چکے ہیں۔ کیا اللہ کی لعنت کا مستحق ٹھہرنے والا نبوت جیسی رفعت اور انعام سے سرفراز کیا جاسکتا ہے۔ اگر ان تمام مقدمات کا جواب نفی میں ہے۔ اور یقیناً ہے تو نتیجہ لازمہ کے طور پر چار و ناچار یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ مرزے جیسا کذاب ایسے ماموریت جانب اللہ مصلح مہدی مسیح موعود تو کیا مسلمان اور شریف انسان کہلانے کا مستحق بھی نہیں ٹھہرتا۔ سنتے آئے تھے کہ مرزا قادیانی پر نسیان کا غلبہ کچھ زیادہ ہی ہوتا تھا جس کا اب یقین بھی ہو گیا ہے۔ لیکن اب ایک اور شک ہونے لگا ہے کہ مرزا پر ہی نہیں، مرزائیوں پر بھی نسیان غالب رہا ہے جو یہ ایک ثبوت [illegible] داؤد صاحب نے اپنے پیشوا کی دو متعارض تحریریں نقل کر کے دیا ہے۔ کتاب مرتب کرتے وقت ان کو یہ نہ سوجھی کہ میں اپنے پیشوا کی دو ایسی عبارتیں کیوں نقل کر رہا ہوں جو ایک دوسرے کی نفی کر کے ان کو مضحکہ خیز اور اپنی تکذیب خود کرنے والا اظہار رہا ہے۔

دی جاتی ہے۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

علم لدنی کا دعویٰ اور تعارض

مرزا قادیانی کا دعویٰ مہدویت اور دلیل برائے اثبات دعویٰ کا ذکر کرتے ہوئے مرتب صفحہ ۳۲ پر لکھتا ہے

آنے والے کا نام مہدی رکھا گیا۔ سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا۔ اور قرآن و حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن و حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔ یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔

یہاں مرزا قادیانی نے حلفاً اپنے علم کے لدنی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور کسی انسان سے ان کے حصول تعلیم ثابت کرنے والے کو بڑے شد و مد سے چیلنج کیا ہے لیکن ہم انکے اس دعویٰ کے استرداد کے لئے انہی کی ایک ایسی تحریر پیش کرتے ہیں جس سے ان کے اس دعویٰ کی قلعی کھلتی ہے صفحہ نمبر ۱۵ پر مرتب ان کے سوانح ان کے حوالے سے یوں نقل کرتا ہے

پھر میں پہلے سلسلہ کی طرف عود کر کے لکھتا ہوں کہ بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر قریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا مولوی صاحب جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی کچھ کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے۔ اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر

مرزا قادیانی نے اپنے اساتذہ کو جگہ جگہ نوکر کہہ کر جس سوء ادبی کا ارتکاب کیا ہے ہمیں اس پر کچھ کہنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی قارئین اس سے جو مرزا کے متعلق نتیجہ اخذ کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی تحریر میں ایک اور بات قابل غور یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ علم لدنی کا دعویٰ کر رہے ہیں لیکن دوسری طرف حصول تعلیم کا زمانہ اتنا طویل بتا رہے ہیں کہ اس میں ایک لائق آدمی دو مرتبہ مکمل درس نظامی کی ساری نصابی کتابیں پڑھ سکتا ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

نبوت کے وہبی اور کسبی ہونے میں مرزا کا تذبذب

متفق علامات تو یہ ہے کہ نبوت ایک وہبی چیز ہوتی ہے جس کے حصول میں انسان کا اپنا کچھ عمل دخل نہیں ہوتا لیکن مرزا قادیانی کے ایک بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نبوت وہبی نہیں کسبی ہے مگر وہ جب کچھ آگے چل کر اسی مضمون میں اپنی نبوت کے کسبی ہونے کے بھی انکاری ہوتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس بارے میں تذبذب میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ مرتب انہی کی کتاب البریہ کے حوالہ سے صفحہ نمبر ۸۰ پر لکھتے ہیں

"میں کچھ نہیں بیان کر سکتا کہ میرا کون سا عمل تھا، جس کی وجہ سے یہ عنایت الٰہی شامل حال ہوئی"۔

یہاں مرزا قادیانی نے اپنے کسی نہ معلوم عمل کے باعث نبوت ملنے کی وجہ بیان کر کے یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ نبوت کوئی کسبی چیز نہیں ہے جو اعمال صالحہ کے ذریعے بھی حاصل کی جاسکتی ہے مگر اسی مضمون میں وہ آگے چل کر بیشتر ابدالے ہوتے لکھتے ہیں۔

"صرف اسی کی عنایت ہے۔ میں نے کبھی ریاضت شاقہ

بھی نہیں کیں اور روزہ زمانہ حال کے بعض صوفیوں کی طرح مجاہدات شدیدہ میں اپنے نفس کو ڈالا۔

اس جگہ مرزا قادیانی اقرار کر رہے ہیں کہ نبوت امر وہبی ہے اور انہوں نے نبی اس کے حصول کے لئے کسی مجاہدہ یا ریاضت کی تکلیف نہیں اٹھائی۔ مگر اسی مضمون میں کچھ آگے وہ اس کی تردید ان الفاظ میں کر رہے ہیں۔

”ہاں حضرت والد کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر رکھا تھا اور وقت پر حاضر ہونے کیلئے تاکید کر دی تھی دے دیتا اور اس طرح تمام دن روزہ میں گزارتا۔ اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں بہتر ہے کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا اور اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ شاید چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا۔“

(یہاں بھی مرزا کو بھوکوں کی تعداد زیادہ یاد نہیں رہی اور اس نے قلب کدورت سے قبول کی گئی ہے یا اس سے آگے مرزا نے ان الہامات و مکاشفات کا ذکر کیا ہے جو ان کو اس روزہ رکھنے کے نتیجہ میں ہوئے ہیں پھر لکھتے ہیں۔)

”غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے ایک اور فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا کہ میں وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہوں۔“

پھر تھوڑا سا آگے چل کر یوں ارشاد ہوتا ہے

”اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے میرا یقین ہے کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔“

مرزا صاحب کی تضاد بیانی کا یہ عالم ہے کہ مسلسل اور ایک ہی مضمون میں وہ دو متعارض باتیں کہہ گئے چند ذرا خط کشیدہ جگہ کو دوبارہ دیکھئے کہ ایک جگہ تو وہ اپنے نفس کو مجاہدات شدیدہ میں ڈالنے سے انکار کر رہے ہیں اور دوسری طرف التزام صوم کی صورت میں جو مجاہدہ تھا جو انہوں نے کیا تھا اس کے فوائد بیان کر رہے ہیں اور ریاضات و مجاہدات کے ذریعہ جسم کے سختی کش ہونے کو روحانی ترقی کے لئے لازم قرار دے رہے ہیں۔

دیکھئے ان کے ایک ہی مضمون میں کتنا صریح تضاد پایا جاتا ہے کہ پہلے جن مجاہدات اور نبوت کسبی کی تردید کی بعد میں انہی مجاہدات کا اقرار کیا اور نبوت و الہام کے کسبی ہونے کا انکار کر دیا۔

ہم نے ۳۱۲ صفحات کی کتاب کے شروع کے تقریباً ۲۳ صفحوں میں سے چند متعارض و متضاد تحریریں بطور نمونہ نقل کی ہیں ورنہ ۳۱۲ صفحات میں سے کسی صفحہ کی تحریر ایسی نہیں جو دوسرے سے متعارض نہ ہو۔

کیا قادیانیوں کی لاہوری پارٹی ان حوالہ جات کا انکار کر سکتی ہے؟

مرزا قادیانی نے نبوت و رسالت کا کھلم کھلا دعویٰ کیا تھا ۱۹۱۴ء تک پوری قادیانی امت مرزا قادیانی کو نبی و رسول مانتی تھی لیکن ۱۹۱۴ء میں قادیانیوں کی لاہوری پارٹی نے علیحدگی اختیار کر لی اور اس بات سے انکاری ہوگئی کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا قادیانیوں کی قادیان پارٹی نے ۱۹۴۲ء میں ایک رسالہ فرقان قادیان سے شائع کرنا شروع کیا تھا جس کا مقصد لاہوری پارٹی کے عقائد کا رد کرنا تھا اور یہ بتانا تھا کہ لاہوری پارٹی کے لیڈران بھی ۱۹۱۴ء سے پہلے مرزا کو نبی و رسول تسلیم کرتے تھے۔

زیر نظر مضمون فرقان قادیان جلد ۱ شمارہ ۸ مارچ ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا تھا اس مضمون میں ۱۹۱۴ء سے پہلے قادیانیوں کی دونوں پارٹیوں کے اقتباسات سے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ لوگ مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان لاتے تھے۔ چونکہ یہ حوالے دونوں پارٹیوں کے لیے مستند سمجھے جاتے ہیں اس لئے ہم مضمون کے عکس کو من و عن شائع کر رہے ہیں۔

جلد نمبر ۱ ۱۱ فرقان

ایک فیصلہ کن بحث

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق

۱۹۱۴ء تک جماعت احمدیہ کا مذہب

بیش صریح حوالہ جات

غیر مبایعین ۱۳، مارچ ۱۹۱۴ء کو مرکز سلسلہ 'قادیان' سے علیحدہ ہو گئے کیونکہ انہوں نے خلیفہ ثانی حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ کی بیعت نہ کرنی چاہی۔ اس وقت تک جماعت احمدیہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو عقیدہ رکھتی تھی۔ وہ ذیل کے حوالجات سے عیاں ہے:۔

(۱)

جناب میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کا ترانہ

"سمجھ لو اے عزیزو! ہاں سمجھ لو — نہ تعلیم مسیحا کو بھلا ئیں!
نبی، ملہم، مجدد وہ ہیں سب کچھ — زباں سے ہم بھی یونہی کہتے جائیں"
(اخبار پیغام صلح ۲۰ دسمبر ۱۹۱۳ء صفحہ)

(۲)

مولوی محمد علی صاحب کا اقرار

"مخالف خواہ کوئی ہی معنے کرے۔ مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے صدیق بنا سکتا ہے اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ مگر چاہیئے مانگنے والا..... ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ وہ صادق تھا۔ خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا۔ پاکیزگی کی روح اس میں کمال تک پہنچی ہوئی تھی"
(تقریر مولوی محمد علی صاحب در احمدیہ بلڈنگس مندرجہ الحکم ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ)

فرقان ۱۲ جلد نمبر ۱

(۳)

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا اہل بٹالہ سے خطاب

محترم ایڈیٹر صاحب الحکم تحریر فرماتے ہیں:۔

"بٹالوی نے اپنے روزانہ جیسے اخبار والے مضمون میں ذکر کیا تھا کہ خواجہ صاحب نے نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبی یا رسول ہونے سے انکار کیا ہے۔ مگر بٹالوی کے سننے والے جو حاضر ہوں گے ان کے شہر بٹالہ ہی میں خواجہ صاحب نے اپنے لیکچر میں صاف طور پر بیان کیا۔ وہ بٹالہ والوں کو خطاب کر کے کہا۔ کہ تمہارے ہمسایہ میں ایک نبی اور رسول آیا۔ تم خواہ مانو یا نہ مانو"
(الحکم ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ کالم ۴)

(۴)

جناب مولوی محمد احسن صاحب کا عقیدہ!

"حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے مسیح موعود بنی اسحاق سے ہو۔ تا یہ پیشگوئی تَنْزِیْلُ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ کی بھی دونوں طرف سے پوری ہو۔ اور اس طرح سے کہ بنی اسمٰعیل میں سے تو ایک ایسے کامل اور مکمل سید المرسلین صلعم پیدا ہوں۔ جن کی اُمت کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کی مصداق ہو۔ اور بنی اسحاق میں سے ایک ایسا نبی مسیح موعود پیدا ہو۔ جو ہو تو احمد کا غلام اور متبع۔ اور نبی بھی ہو تاکہ وعدہ مندرجہ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِہِ النُّبُوَّۃَ کا بھی مستحق پورا ہو جائے"
(ضمیمہ اخبار بدر ۲۰ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

(۵)

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا بیان

"اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ خدا کی بات وحضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی غلبت الروم۔ کا قبل از وقت پوری ہوئی ہے۔ دنیا پر ثابت کر دی ہے۔ کہ وہ کلام خدا کا کلام ہے۔ جو کہ اس کا لانے والا تھا۔ وہ اللہ کا سچا مرسل ہے۔ اللہ نے اپنی حجت تمام کر دی"
(ضمیمہ پیغام صلح ۔ ۱۰ جولائی ۱۹۱۳ء)

فرقان ۱۳ جلد نمبر ۱

(۶)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا عقیدہ

"حاصل کلام ہر نبی اور رسول ہوتے گئے مگر ساتھ ہی امتی بھی ہوتے گئے کیونکہ اس طرح سب کا ہو جانے والی رسالت و نبوت ختم نبوت کے منافی نہ ہوگی"
(پیغام صلح ۲۳ فروری ۱۹۱۳ء)

(۷)

مولوی عمر الدین صاحب شملوی کا بیان

"لا نبی بعدی کے معنے کرتے ہیں! ان مخالفوں نے ایک طوفان برپا کر رکھا ہے۔ ہر مقام میں بار بار لا نبی بعدی کہکر حضرت مسیح موعود کے دعویٰ نبوت کو کفر اور خیانت قرار دیتے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ ان لوگوں کی حالت بالکل علماء یہود کی طرح ہو گئی ہے..... آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہونے کے یہ معنے ہونے کہ کوئی ایسا رسول نہیں ہے جو صاحب شریعت جدید ہو یا نبوت مستقلہ کا مدعی ہو۔ اور ایسا نبی ہو سکتا ہے جو آنحضرت صلعم ہی کا غلام ہو؟"
(پیغام صلح ۱۹ نومبر ۱۹۱۳ء)

(۸)

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا عقیدہ

"یہ اس اللہ کا فضل ہے کہ ہم ... کے انسانوں کے لئے اس نے ہر زمانہ میں انبیاء، اولیاء، صلحاء کے وجود کو پیدا کیا۔" (ضمیمہ پیغام صلح ۵ مارچ ۱۹۱۶ء)

—(۹)—

جملہ "پیغامیوں" کا مشترکہ حلفیہ بیان

"معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے، خدا تعالیٰ کو

فرقان ۱۴ جلد ۱۲

جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔" (پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

—(۱۰)—

جماعت احمدیہ کا اجماعی عقیدہ

"مسئلہ ہر ایک احمدی اس عقیدہ پر قائم ہے کہ مبارک و مطہر و مقدس وجود ہے جو لوگ مرزا قادیانی کہتے ہیں خدا کا برگزیدہ نبی ہے۔" (اخبار بدر ۲۰ جون ۱۹۱۲ء)

—(۱۱)—

احمدی بننے کے لئے نبوت مسیح موعودؑ پر ایمان لانا ضروری ہے

جناب ایڈیٹر صاحب الحکم تحریر فرماتے ہیں۔

"کوئی احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رسالت یا نبوت (جس کی کیفیت پر اس وقت بحث نہیں) کا انکار کر کے احمدی نہیں رہ سکتا۔" (الحکم ۲۸ اپریل ۱۹۱۴ء)

—(۱۲)—

نبوت منوانے میں کامیابی حضرت اقدس کا معجزہ ہے!

"ایک نبی آیا جبکہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور پھر اس نے چار لاکھ انسان کو اپنا متبع بنا لیا۔ کیا یہ خدا کا خاص فضل نہیں۔ کیا یہی اس کی صداقت کی قوت قدسیہ و دیگر ... " (بدر ۱۱ جون ۱۹۱۲ء)

—(۱۳)—

تیرہ سو سال کے بعد ایک نبیؑ

جناب مفتی محمد صادق صاحب لکھتے ہیں۔

"پیارے بھائیو! میرا خط کیا ہے۔ ایک الہ دین کا اخبار ہے۔ تیرہ سو سال کے بعد خدا کا

فرقان ۱۵ جلد ۱۲

ایک نبی دنیا میں آیا۔ وہ آیا اور دنیا میں رہا اور دنیا سے چلا بھی گیا۔ پر ہنوز کثیر حصہ مخلوقات کا وہ ہے جس نے اس کو نہ پہچانا اور نہ مانا۔" (بدر ۱۱ جون ۱۹۱۲ء)

—(۱۴)—

مرزا صاحبؑ پر ایمان دراصل انکی نبوت پر ایمان ہے

جناب ایڈیٹر صاحب الحکم لکھتے ہیں "مرزا صاحبؑ پر جو ہم ایمان لاتے ہیں۔ تو ان کی نبوت و رسالت اور مسیحیت و مہدویت پر ایمان ہے۔" (الحکم ۱۴ اگست ۱۹۱۱ء)

—(۱۵)—

مولوی محمد علی صاحب کا عدالت میں حلفیہ بیان

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعویٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔" (حلفیہ شہادت عدالت مسٹر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء)

—(۱۶)—

مسیح موعودؑ تمام اہل اسلام کے نزدیک نبی ہے

"یہ بھی خیال ہے کہ مسیح موعود کا انکار فروعی اختلاف ہرگز نہیں۔ بلکہ تمام انبیاء پر ایمان لانا اصول اسلام میں سے ہے اور مسیح موعود جو آنیوالا ہے تمام اہل اسلام میں مسلّم ہے کہ نبی ہے پھر کس طرح مسلم ہیں یہی ہے کہ وہ نبی اللہ ہے۔ پس یہ اختلاف ہمارا فروعی نہیں بلکہ اصولی ہے۔" (بدر ۱۰ جنوری ۱۹۱۲ء کالم اول)

—(۱۷)—

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا بیان

"حضرتؑ نے قلم لے کر خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھا کہ میں وہی ہوں جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اگرچہ میں آپ کی اس تحریر سے پہلے بھی علیٰ وجہ البصیرۃ آپ کو سچا پیغمبر اور مرسل مانتا ہوں۔ لیکن اس تحریر کو پڑھ کر ایک حالت وجد مجھ پر تھی۔" (الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۱ء)

فرقان ۱۶ جلد ۱۲

—(۱۸)—

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا باطل شکن اعلان

جناب ایڈیٹر صاحب بدر حضرت خلیفہ اول مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کے کلمات کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

"ذکر تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے لکھا ہے کہ اگر احمدی مرزا صاحب کو نبی کہنا چھوڑ دیں تو ہم کفر کا فتویٰ واپس لے لیں گے۔ فرمایا ہمیں ان کے فتووں کی کیا پرواہ ہے اور وہ حقیقت ہی کیا رکھتے ہیں۔ جب سے مولوی محمد حسین نے فتویٰ دیا ہے، وہ دیکھے کہ اس کے بعد اس کی عزت کہاں تک پہنچ گئی ہے اور مرزا صاحب کی عزت نے کس قدر ترقی کی ہے۔" (اخبار بدر ۱۰ اپریل ۱۹۱۲ء)

—(۱۹)—

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا اعلان حق!

۲۷ دسمبر ۱۹۱۴ء کو سالانہ جلسہ کے موقع پر جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے فرمایا۔

(۱) "دنیا کو کھول کر سنا دو کہ وہ نبی قادیان میں ہے۔ اسکا نام مرزا غلام احمد تھا۔ اسے اتباع قرآن سے آنحضرت صلعم کی غلامی میں نبوت کا درجہ دیا گیا۔ اس پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ جو اس کی اتباع نہیں کرے گا۔ خدا اسے ترقی نہیں دے گا۔" (اخبار بدر ... جنوری ۱۹۱۵ء)

(۲) "تعجب ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ دیکھا کہ ہم لوگ جب حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ مانتے ہیں تو پھر کیونکر آپ کے منکروں کو مسلمان کہہ سکتے ہیں ..." (الحکم ... ۱۹۱۴ء)

—(۲۰)—

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا آخری فیصلہ

"ایمان بالرسل مگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں عام ہے۔ خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے۔ ہندوستان میں ہوں یا کسی اور ملک میں۔ کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ"

معزز ناظرین! ان مندرجہ بالا اقتباسات سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ ۱۹۱۴ء تک کل جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اور رسول مانتی تھی۔

کیا غیر مبائع بھائی ان بیانات پر غور فرما کر پھر اسی عقیدہ حقہ کی طرف رجوع کریں گے؟

اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بخشے۔ آمین

جلد ۱۲ ۱۷ فرقان

غیر مبائعین کی تبلیغی مساعی پر تبصرہ

پیغامی سازِ حیات کے شکستہ تار

اسپین مشن

از جناب مولوی خلیل احمد صاحب ناصر بی اے۔ مجاہد تحریک جدید

(۱)

تبلیغی میدان میں جماعت احمدیہ اور اہل پیغام کی کوششوں کا موازنہ کوئی مشکل امر نہیں مثال کے طور پر دونوں جماعتوں کی گذشتہ سات سالہ زندگی پر ایک غیر جانبدار اور دیانتدارانہ نظر کافی ہوگی۔ ان سات سالوں سے پہلے جماعت احمدیہ نے اپنی بے لوث خدمات سے مشرق و مغرب میں جو مشن قائم کئے ان کو علیحدہ رکھتے ہوئے بھی اس جماعت کی موجودہ محیر خیز قربانیاں عدیم النظیر ہیں اور توفیق ایزدی و نصرت الہٰی کے شامل حال ہونے کا درخشندہ ثبوت۔ مشرق اقصیٰ جاپان، اور تہذیب قدیم کے مسکن چین میں انہی سالوں میں احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اسٹریٹ سٹلمنٹس

اور جزائر شرق الہند میں نئے مراکز کا قیام بھی اسی دور کی یادگار ہے۔ ترکستان جیسے دور افتادہ علاقہ کو احمدیت کی کرنوں سے اس جماعت کے ایک نوجوان کے ذریعہ سے ہی منور کیا گیا مغرب کے تمام بڑے بڑے ممالک اسپین، سوئٹزرلینڈ۔ آسٹریا، ہنگری، یوگوسلاویہ، چیکوسلاواکیہ، پولینڈ، البانیہ اور اٹلی وغیرہ میں اسلام کی تحریک نشاۃ ثانیہ کی اشاعت کے علمبردار اسی دور کے احمدی نوجوان تھے۔ اس زمانہ میں سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کی مبارک تحریک کے ماتحت ارجنٹائن اور امریکہ کے بعض دوسرے علاقے نور اسلام کی ضیا پاشیوں سے روشن ہوئے افریقہ کے اس طرف حبشہ میں اور اس پار سرالیون اور اس کے جوار کے ممالک میں لوائے احمدیت لہرا گیا۔ الغرض پہلے مشنوں کے علاوہ موجودہ نئے مراکز کا قیام ہی جن کے لئے جماعت احمدیہ کی کوشش اور مخلصانہ خدمت اسلام کی عمدہ ترین اور حیرت انگیز مثال ہے۔

دوسری طرف اگر اصحاب فکر غیر مبائع صاحبان سے یہ سوال کریں کہ گذشتہ سات سال میں انہوں نے بھی کوئی نیا مشن کھولا؟ کسی نئے ملک میں مبلغین احمدیت کا تقرر کیا؟ کسی جدید علاقہ میں حضرت

محفل سوال وجواب

قسط نمبر۲

اسلام پر مرزائیوں کے اعتراضات اور ان کے اجمالی جوابات

ملتان میں رد قادیانیت کے کورس کے موقع پر محفل سوال وجواب سے مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا خطاب

سوال نمبر۱: اگر کوئی شخص مرزا قادیان کی گستاخیوں کو دیکھ کر اس کو فتنہ کہہ دے تو کیا اس کو ایسا کہنا درست ہوگا؟

جواب۱: قرآن مجید کی نص قطعی ہے کہ نافرمان لوگوں کے لئے قرآن مجید میں اولئک کالانعام بل ھم اضل ہے پس جانوروں میں خنزیر بھی شامل ہے تو قرآن کی نص قطعی سے ثابت ہوا کہ مرزا اور اس جیسے اور لوگوں کو خنزیر جیسے جانوروں سے تشبیہ دے دی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

جواب۲: خنزیر تو کیا مرزا ان خنزیروں سے بھی زیادہ بدتر ہیں اس لئے کہ اگر کہیں اسلامی حکومت قائم ہو تو اس میں خنزیر پالنا جرم ہوگا لیکن دور دراز کے جنگلوں میں خنزیر کو تلاش کر کے قتل کرنا اسلامی مملکت کے ذمہ نہیں ہے جائے تو قتل کرو۔ تلاش کر کے قتل کرنا ضروری نہیں جبکہ مرتد اور زندیق کو تلاش کر کے قتل کرنا اسلامی حکومت کے ذمہ ہے لہٰذا مرزا قادیانی خنزیر سے بھی زیادہ بدتر ہے۔

ضروری نوٹ: حلول اور تناسخ کا فلسفہ ہنود کے عقیدے تھے مرزا قادیانی نے ان سے لے کر اپنے عقائد میں شامل کر لیا تفصیل پروفیسر الیاس برنی کی کتاب (قادیانی مذہب) میں دیکھی جا سکتی ہے۔ باطل اور بے بنیاد ہے کہ کسی صوفی نے یہ اصطلاح استعمال کی ہو گی اولیاء امت میں اس کا کوئی وجود

نہیں نیز یہ کہ قادیانی جس وقت ظلی یا بروزی نبوت کا تصور پیش کرتے ہیں تو وہ بھی محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ورنہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا نے ظلی نبوت پا کر بھی نعوذ باللہ حضور علیہ السلام کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہونے کی کوشش حاصل کر لی تھی جیسا کہ مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب کلمۃ الفصل کے صفحہ۱۱۳ پر لکھا ہے کہ

"پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا۔ اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ (باقی آئندہ)

سوال نمبر۲: مرزا قادیانی کے فرشتے کا نام کیا تھا؟

جواب: مرزا قادیانی کے فرشتے کا نام ٹیچی تھا۔ مرزا قادیانی نے خود اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۳۲ پر لکھا ہے کہ

"میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا نام کچھ نہیں میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی۔ ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا)

اس سے جاہلانہ استدلال یہ ہے کہ مرزا قادیانی مرزائیوں کے نزدیک نبی تھا تو نبی کا خواب بھی شریعت میں حجت ہوتا ہے جیسے حضرت ابراہیم کا خواب اور بیدار ہونے کے بعد اس پر عمل۔ قرآن مجید میں مذکور ہے امتی کا خواب غلط ہو سکتا ہے نبی کا خواب غلط نہیں ہو سکتا اس لئے کہ نبی اور امتی کی نیند میں فرق ہے امتی کی نیند ناقض وضو ہوتی ہے نبی کی نیند ناقض وضو نہیں ہوتی امتی جب سوتا ہے تو اس کی آنکھیں بھی سوتی ہیں اور دل بھی سوتا ہے بخلاف نبی کے کہ وہ جب سوتا ہے تو اس کی آنکھیں نیند کرتی ہیں اور دل خدا کو یاد کرتا ہے

(بخاری شریف ج۱ ص۱۵۴ باب قیام النبی فی رمضان وغیرہ)

مرزائیوں کے نزدیک جب مرزا قادیانی نبی تھا تو مرزا کا یہ خواب بھی مرزائیوں کے لئے حجت ہونا چاہئے تھا مرزا قادیانی نے فرشتے سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے اس نے کہا میرا نام کچھ نہیں جب دوبارہ مرزا نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا اس پر فرشتے نے کہا کہ میرا نام ٹیچی ہے پہلی بار سوال کرنے پر کہا کہ کچھ نام نہیں ہے دوبارہ پوچھنے پر کہا کہ میرا نام ٹیچی ہے اگر اس کا نام کچھ نہیں تھا تو یہ کیوں کہا کہ میرا نام ٹیچی ہے اگر نام ٹیچی تھا تو یہ کیوں کہا کہ میرا نام کچھ نہیں دونوں باتوں میں سے ایک سچ ہے دوسری جھوٹ دونوں باتیں سچی نہیں ہو سکتیں اب مرزائی بتائیں کہ وہ نبی کتنا مقدس ہوگا کہ جس کا فرشتہ بھی جھوٹ بولتا تھا کیا آج تک کبھی فرشتے نے جھوٹ بولا اور پھر وہ بھی نبی کے سامنے (نیز یہاں پر تو یہ

بھی قادیان نہیں چل سکتی اس لئے کہ تورات میں نقشہ فساد یا جان کو خطرہ لاحق ہونا ضروری ہے اور یہاں فرشتے کے لئے تو یہ کا مقام نہیں تھا۔

سوال نمبر۹: بعض مرزائی کہہ دیتے ہیں کہ ہم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے بلکہ وہ مجدد تھا۔

جواب: مرزا قادیانی نے اپنی کتاب دافع البلاء کے صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے کہ

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

اسی طرح مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۱ پر لکھا ہے کہ

"اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں ۱۳ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء و ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں۔"

قادیانی کی بے شمار عبارتوں میں سے دو عبارتیں آپ کے سامنے ہیں۔ جن میں مرزا صاحب نے کہا کہ میں نبی اور رسول ہوں مرزائی کہتے ہیں کہ وہ نبی نہ تھے اب مرزائی بتائیں کہ یہ سچے ہیں یا مرزا قادیانی نیز مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے بعد اس کو کافر نہ کہنے والا شخص بھی کافر ہوگا چہ جائیکہ اسے کوئی مجدد مانتا ہو۔

سوال نمبر۱۰: مرزا یا مرزائی نواز طبقہ عموماً یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مرزائیوں کے ساتھ شدت نہیں ہونی چاہئے حضور علیہ السلام نے ہمیشہ اپنے دشمنوں سے درگذر کیا تو اب حضور علیہ السلام کی سنت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے دشمنوں سے درگذر کر لیا جائے نہ کہ ان کے ساتھ شدت برتی جائے۔

جواب: ایک ہے ذات ایک ہے دین اپنی ذات کے لئے شدت کی بجائے درگزر کرنی چاہئے مگر دین کے لئے شدت بعض اوقات لازم ہو جاتی ہے۔ حضور علیہ السلام اگر اپنے دشمنوں کو معاف کر دیتے تھے تو یہ آپ کی ذات کا مسئلہ تھا مگر حضور کی ذات ہمارے لئے دین کا حصہ ہی نہیں بلکہ سراپا دین ہے اور دین کے معاملہ میں درگذر کرنا مداہنت ہے اس لئے ہمارے نزدیک حضور کے دشمنوں کے ساتھ نرمی یا رو رعایت قطعاً جائز نہیں بلکہ حضور کے دشمنوں کے مقابلہ میں اشداء علی الکفار کا نمونہ بننا چاہئے مولانا انور شاہ کشمیری فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح حضور کے ساتھ محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اسی طرح حضور کے دشمن کے ساتھ بغض رکھنا یہ بھی ایمان کی نشانی ہے اب آئیے اس طرف کہ آیا کبھی صحابی رسول کے سامنے کسی بدبخت نے حضور کی توہین کی ہو (نعوذ باللہ) اور صحابی رسول نے اسے برداشت کر لیا ہو پوری اسلامی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی اس کے برخلاف یہ تو ہے کہ کسی صحابی رسول کے سامنے حضور علیہ السلام کی کسی شخص نے توہین کی تو صحابی رسول نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر حضور علیہ السلام کی عزت کا تحفظ کیا اسلامی تاریخ میں یہ واقعہ بھی بڑے سنہری حروف سے لکھا جائے گا کہ ایک دفعہ ایک صحابی رسول کو پھانسی پر لٹکایا جا رہا تھا تو کفار نے اس سے کہا کہ کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تجھے چھوڑ دیا جائے اور تیری جگہ تیرے نبی کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ (نعوذ باللہ) تو جواب میں صحابی رسول نے فرمایا کہ پھانسی پر لٹکایا جانا تو درکنار اگر مجھے یہ کہہ دیا جائے کہ ہم تجھے چھوڑ دیتے ہیں اور تیری جگہ تیرے نبی کو کانٹا چبھو دیتے ہیں۔ تو میں پھانسی پر لٹکنا گوارا کر لوں گا لیکن اپنے نبی کو کانٹا چبھانا گوارا نہیں کر سکتا۔

نیز اس کے علاوہ تبلیغی نصاب کے صفحہ ۵۰ پر ہے کہ جب عروہ بن مسعود ثقفی نے حضور علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کے ساتھ اشراف کی جماعت نہیں دیکھتا یہ اطراف کے کم ظرف لوگ تمہارے ساتھ ہیں مصیبت پڑنے پر سب بھاگ جائیں گے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پاس کھڑے ہوئے تھے۔ یہ جملہ سن کر غصہ میں بھر گئے اور ارشاد فرمایا کہ تو اپنے معبودات کی پیشاب گاہ کو چاٹ کیا ہم حضور سے بھاگ جائیں گے اور آپ کو چھوڑ دیں گے۔ نیز اس کے علاوہ معارف القرآن ج۸ ص۴۰۲ سورۃ ممتحنہ کی پہلی آیت کا شان نزول بیان کرتے ہوئے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے بخاری شریف ج۲ ص [illegible]، صفحہ ۵۹۵۔ اسی طرح بخاری شریف ج۱ باب [illegible] ص ۴۲۲، کتاب المغازی کے حوالے سے لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ کی ایک مغنیہ عورت سارہ نامی مدینہ منورہ میں آئی ہوئی تھی جب وہ مدینہ سے جانے لگی تو حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے کفار کے نام ایک خط دیا جو حضور علیہ السلام کے مکہ مکرمہ پر خفیہ حملہ کرنے کے ارادہ پر مشتمل تھا حضور علیہ السلام نے حضرت علی، ابومرثد اور حضرت زبیر بن عوام تینوں حضرات کو حکم دیا کہ سارہ کے پاس ایک خفیہ خط ہے جو وہ مکہ لے جا رہی ہے وہ تمہیں روضہ خاخ پر ملے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے گھوڑوں پر بیٹھ کر اس کا تعاقب کیا ٹھیک وہ وہیں اسی مقام پر ملی جس مقام پر حضور علیہ السلام نے حکم فرمایا تھا۔ ہم نے عورت کو کہا کہ خط دو اس نے انکار کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دل میں سوچا کہ حضور کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا خط ضرور اس کے پاس ہے یہ جھوٹ بولتی ہے ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی مگر خط نہ ملا ہم نے اسے کہا کہ خط دے دے ورنہ تیرے کپڑے پھاڑ کر خط لے لیں گے اس پر گھبرا کر اس نے خط دے دیا باقی تفصیل معارف القرآن میں دیکھی جا سکتی ہے۔

سوال نمبر۱۱: کیا عیسیٰ علیہ السلام جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو اس سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جائے گی ان کی تشریف آوری ختم نبوت کے منافی ہے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم شریف کی روایت کے مطابق تین دفعہ فرمایا کہ عیسیٰ نبی اللہ تشریف لائیں گے تو حضور کی ختم نبوت کے بعد نبی اللہ کا تشریف لانا یہ ختم نبوت کے منافی ہے۔

جواب: عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری اور مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور ان دونوں باتوں کو باہم خلط ملط کرنا انصاف کا خون کرنا ہے کہ خاتم النبیین کا تقاضا مفہوم و معنی یہ ہے کہ رحمت عالم کے بعد کوئی شخص نبی یا رسول نہیں بنایا جائے گا۔ نبوت و رسالت کسی کو نہیں ملے گی۔ بخلاف عیسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ حضور علیہ السلام سے پہلے کے نبی ہیں اور رسول ہیں ان کو آپ سے پہلے نبوت اور رسالت مل چکی ہے اس لئے ان کی تشریف آوری ختم نبوت کے منافی نہیں۔ کشاف، تفسیر ابی سعود، روح المعانی، مدارک شرح مواہب لدنیہ زرقانی میں ہے

یعنی آخر الانبیاء ہونے کے معنی یہ ہیں کہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا جبکہ عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جن کو منصب نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عطا کیا جا چکا ہے اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نئے سرے سے

باقی صفحہ ۲۲ پر

امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عمل کیا جائے۔

قادیانیوں کو تعلیمی اداروں اور کلیدی اسامیوں سے الگ کیا جائے

ڈیرہ غازی خان قادیانیوں کو تعلیمی اداروں اور کلیدی اسامیوں سے الگ کیا جائے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ تاکہ ملک بھر کے قادیانیوں کی سرگرمیوں کو محدود کیا جاسکے۔ یہ بات تمام مکاتب فکر کے علماء نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے امیر مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد قاسم، قاری عبدالمجید، مولانا عبدالعزیز، مولانا غلام اکبر ثاقب، مولانا خادم اللہ، مولانا سیف اللہ عرب، مولانا عبدالرزاق، حافظ نور محمد، سردار غلام حسن خان کونسلر، راجن پور سے حافظ محمد صدیق طارق، مولانا علی محمد صدیقی، مولانا نذیر احمد، حافظ عبدالغنی جماعت اہل حدیث اور مولانا عبدالرؤف مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد نے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا کہ ۱۹۷۴ء قومی اسمبلی کے منظور کردہ قادیانیوں کے خلاف قانون پر عملدرآمد کرایا جائے، آئین کے تحت ہر بالغ مرد اور عورت پر لازم ہے کہ وہ انتخابات میں اپنے ووٹ استعمال کرے مگر قادیانی پاکستانی شہری ہونے کے باوجود اپنا ووٹ استعمال نہیں کرتے یہ اقدام ملکی آئین کے خلاف بغاوت کے مترادف ہے لہٰذا قادیانیوں کے خلاف بغاوت کے مقدمات قائم کئے جائیں پاکستان کے آئین کے تحت قادیانی غیر مسلم ہیں لہٰذا اسلام کی رو سے غیر مسلموں کو قرآن کریم اور دوسری اسلامی کتب کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں ہے مگر افسوس کا مقام ہے کہ بہت سے تعلیمی اداروں میں قادیانی اساتذہ عربی پڑھاتے ہیں اور کئی ایک نے مسجد اور مکتب قائم کر رکھے ہیں علماء کرام نے مطالبہ کیا ہے کہ ملک بھر کے تعلیمی اداروں کا سروے کر کے غیر مسلم قادیانی اساتذہ کو نکال باہر کیا جائے اور عربی پڑھانے کے لئے مسلمان اساتذہ مقرر کئے جائیں علماء نے مطالبہ کیا کہ افسر اشتعال کے خلاف کارروائی کی جائے اور اشتعال کا بقیہ کام اسے کسی صدر یا کسی اور افسر سے مکمل کرایا جائے ●●

سعودی عرب میں مقیم سو سے زائد امریکی فوجیوں کا قبول اسلام

سعودی محاذ پر مقیم غیر ملکی فوجیوں میں اسلامی و عرب تہذیب و تمدن کو متعارف کرانے کی کوششوں کا مثبت نتیجہ برآمد ہونے لگا ہے اور اب تک سو سے زیادہ امریکی اسلام قبول کرنے کا اعلان کر چکے ہیں روزنامہ المدینہ کے ساتھ ایک انٹرویو میں ممتاز عالم شیخ محمد مکاس نے بتایا کہ وزارت دفاع نے انکی خدمات آرامکو کمپنی سے عارضی طور پر حاصل کی ہیں تاکہ امریکی و دیگر فوجیوں کو اس خطے کے رسم و رواج سے متعارف کرایا جائے لیکن اس خطے کے رسم و رواج چونکہ اسلامی تعلیمات پر مبنی ہیں اس لئے بغیر اسلام کا تعارف کرائے کام نہیں بن سکتا انھیں چونکہ اس میدان میں پہلے ہی سے کام کا تجربہ ہے اس لئے جب دوست ممالک کی فوجیں یہاں آئیں تو ان سے درخواست کی گئی کہ وہ ان فوجیوں میں بھی اپنا کام شروع کریں۔

شیخ مکاس نے بتایا کہ انھوں نے دوست فوجوں کے کیمپوں میں لکچروں کا سلسلہ شروع کیا جن میں بڑے بڑے افسروں نے بھی شرکت کی۔ ان لکچروں کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور یہ مطالبہ ہونے لگا کہ اسلامی و سماجی معاملات پر زیادہ سے زیادہ اظہار خیال کیا جائے۔ اسلامی نقطہ نظر سے پیش کئے جانے والے ان لکچروں کو افسران نے بہت مفید پایا انھوں نے لکچروں کے پروگرام بنانے شروع کئے اور انھیں ہا نشستوں والا ہال بھی فراہم کیا گیا تاکہ وہ آسانی سے ادھر جا سکیں۔

ایک سوال کے جواب میں شیخ مکاس نے بتایا کہ انھوں نے جزیرۃ العرب میں خوش آمدید کے نام سے ایک کتابچہ بھی ان فوجیوں میں تقسیم کرایا تھا جو بہت مقبول ہوا لکچروں کے بعد یہ کتابچہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان کوششوں کے نتیجہ میں اب تک ۱۰۵ امریکی فوجی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ ایک امریکی کرنل نے فوراً شکایت بھی کی کہ امریکہ میں سارے مذاہب اور مذہب کو ماننے والے موجود ہیں لیکن آپ لوگوں کے پاس حق تو ہے لیکن اس کی دعوت دینے والے وہاں نظر نہیں آتے۔

شیخ مکاس نے بتایا کہ جو لوگ اسلام قبول کرتے ہیں انھیں اسلام کے احکام سکھانے کا انتظام کیا جاتا ہے جن فوجیوں نے اسلام قبول کیا ہے وہ بہت مطمئن نظر آتے ہیں ایک فوجی نے تو یہاں تک کہا کہ اگر موت ہی مقدر ہے تو یہ بات کے راستہ پر آنی چاہئیے اسلام لانے والے زیادہ تر عیسائی ہیں کچھ کا تعلق الیجاہ محمد کے فرقہ سے ہے جو سیاہ فاموں کو خدا کی منتخب مخلوق بتایا کرتے تھے مغربی ممالک کے لوگوں کے اسلام کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اس لئے زیادہ تر سوالات وہ لوگ انھیں غلط فہمیوں سے متعلق کرتے ہیں۔ اسلام کے تعزیراتی قوانین، تعداد ازدواج، دین اور سائنس کے تعلق سے بہت سے سوالات کئے جاتے ہیں۔ لیکن جب صحیح معلومات فراہم کی جاتی ہیں تو بیشتر لوگ مطمئن ہو جاتے ہیں غلط فہمیاں زیادہ تر کلیسا اور ذرائع ابلاغ نے پھیلائی ہیں اور انھیں دور کرنے کی بڑی ضرورت ہے پھر یہ بھی مان کر چلنا چاہئیے کہ اصل ہدایت دینے والا تو اللہ ہے مبلغ کا کام صرف تبلیغ ہے اور سب سے بڑی تبلیغ یہ ہے کہ اسلام کا مکمل عملی نمونہ پیش کیا جائے۔ ●●

موضع کسراں ضلع اٹک میں ختم نبوت یوتھ فورس کا جلوس

گذشتہ روز موضع کسراں ضلع اٹک میں ختم نبوت یوتھ فورس کے زیر اہتمام ایک زبردست جلوس قادیانیوں کے خلاف نکالا گیا۔ اس جلوس میں مقامی یوتھ فورس کے عہدیداران و ممبران کے علاوہ ختم نبوت یوتھ فورس پنجاب کے سیکرٹری عزت مآب جناب فخر الاسلام پنڈ سلطانی ختم نبوت یوتھ فورس کے ممبران و دیگر دینی تنظیموں کے اراکین نے بھی شرکت کی جلوس میں تقریباً چھ صد افراد تھے۔ واضح ہو کہ گذشتہ دنوں کسراں میں

ایک قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا اس کے احتجاج کے لئے یہ جلوس نکالا گیا۔ جلوس ختم نبوت چوک سے شروع ہو کر قادیانی محلے سے گذرتا ہوا محلہ "لٹری" میں جا کر ختم ہوا۔ موضع کسران کا یہ جلوس ایک تاریخی جلوس تھا قادیانیوں نے اس جلوس کو ناکام کرنے کی بہت کوشش کی لیکن بالآخر یہ جلوس کامیابی سے نکالا گیا۔ جلوس کے شرکاء نے مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا جائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپیل کی کہ قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے خصوصاً شیزان کی مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان کیا گیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ تحریک ختم نبوت کے اولین قائد تھے۔

مولانا شجاع آبادی

لاہور (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ نے امت مسلمہ کی راہ نمائی فرما کر احسان عظیم کیا۔ نیز آپ نے مسیلمہ کذاب، اسود عنسی اور دوسرے مدعیان نبوت کو کیفر کردار تک پہنچا کر تحریک ختم نبوت کی اولین قیادت فرمائی۔ آپ کی عظیم الشان خدمات کا تقاضا تو یہ تھا کہ آپ سمیت تمام خلفائے راشدین کے ایام وفات و شہادت سرکاری طور پر منائے جائیں۔ اور ذرائع ابلاغ ریڈیو، ٹی وی، اخبارات پر آپ کے سنہری کارناموں کو اجاگر کیا جائے۔ وہ یہاں دفتر ختم نبوت غازی آباد میں یوم صدیق اکبرؓ کے سلسلہ میں منعقدہ ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ آپ کا یوم وفات سرکاری سطح پر منانے کے ساتھ ساتھ آپ کے طریقہ حکومت و ریاست کو اپنایا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ عون آبادی نے کہا کہ مرزائیوں کے مقدس صحابہ کرام کے خلاف چھپنے والے لٹریچر پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ نیز حکومت اس سلسلے میں اسمبلی میں سرکاری سطح پر بل پیش کر کے قانون سازی کرے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت غازی آباد کے جنرل سیکرٹری محمد اختر نے ایک قرارداد کے ذریعے محکمہ تعلیم سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے تعلیمی ادارے جو ارتداد و زندیقیت کے اڈے ہیں۔ ان کی رجسٹریشن منسوخ کی جائے اور ان کے تعلیمی اداروں پر پابندی عائد کی جائے۔

ٹیلی ویژن دھماکہ سے پھٹ گیا۔

ٹی وی دیکھنے والو! عبرت حاصل کرو۔

سنگاپور، ۱ جنوری ایک دو سالہ بچی اس وقت بال بال بچ گئی۔ جب اس کے گھر میں ایک ٹیلی ویژن سیٹ دھماکہ سے پھٹ گیا اور اس میں آگ لگ گئی یہ واقعہ پولیس کے مطابق اوور لوڈ پاور پوائنٹ کی وجہ سے ہوا آگ لگنے سے تقریباً پچاس لاکھ روپے مالیت کا فرنیچر اور سامان جل گیا دو سالہ بچی گوہ جولی من اپنے گھر واقع ہوگانگ میں ایک ویڈیو ٹیپ شو دیکھ کر اٹھی ہی تھی کہ دھماکہ ہوا۔ یہ بات ایک فلپائنی نوکرانی نے بتایا کہ نوکرانی اسوقت گھر کے عقب میں تھی اس کے والدین اس کے دو بھائیوں کے ساتھ کرسمس کی چھٹیاں منانے کیمرون ہائی لینڈ گئے ہوئے تھے ان کی نوکرانی ۲۰ سالہ الزبتھ اور جولی من گھر میں رہ گئی تھی۔ بچی رات کو اپنے دادا کے گھر رہتی تھی اور صبح واپس آ جاتی تھی الزبتھ نے بتایا کہ اس نے بچی کو دودھ کی بوتل دی۔ ٹی وی سیٹ چلایا اور کپڑے دھونے باہر چلی گئی جب بچی دودھ کی خالی بوتل لیکر میری طرف آ رہی تھی تو اس کو کوئی چیز جلنے کی بو محسوس ہوئی جب ایک زوردار دھماکہ ہوا تو اس نے بچی کو دبوچ لیا اور مکان کے باہر چلی گئی پڑوسیوں نے فائر بریگیڈ کو بلایا جس نے آگ بجھا دی اور بجلی کی فراہمی بند کر دی گئی سنگاپور میں اس سال اگست میں ایک ٹی وی سیٹ بھی پندرہ منٹ چلنے کے بعد جل گیا تھا۔

اہم سرکاری عہدوں پر مرتدوں کا تقرر نہ کیا جائے۔ سینٹ کمیٹی

تمام ملازموں کی سالانہ خفیہ رپورٹ میں ان کے کردار کے متعلق بھی کالم ہونا چاہیئے۔

اسلام آباد (سینٹ کی خصوصی کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ اہم سرکاری اور سیاسی عہدوں پر ایسے لوگوں کی تقرری پر پابندی لگائی جائے جو نظریہ اسلام کے باغی ہوں یا جو ارتداد کے مرتکب ہوئے ہیں ایسے تمام لوگوں کو واجبات دے کر سبکدوش کر دیا جائے۔ سینٹ کی خصوصی کمیٹی نے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عقائد و عبادات کے ضمن میں ایک تفصیلی رپورٹ تیار کی ہے۔ یہ کمیٹی سینیٹر پروفیسر خورشید احمد کی سربراہی میں قائم کی گئی تھی۔ سینیٹر نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی، سینیٹر قاضی عبداللطیف، سینیٹر محمود احمد منٹو، سینیٹر فخرزادہ بہرہ ور سعید اس کمیٹی میں شامل تھے۔ خصوصی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ تمام سرکاری اور غیر سرکاری مسلمان ملازمین کی سالانہ خفیہ رپورٹ (اے سی آر) میں ایک کالم کا اضافہ کیا جائے تاکہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے بھی ان کے کردار سے متعلق رپورٹ ہو سکے اور یہ دیکھا جاسکے کہ وہ اسلامی عقائد پر ایمان رکھتے ہیں اور اسلامی شعائر بالخصوص نماز، روزے کی کس حد تک پابندی کرتے ہیں۔ تاکہ پابندی نہ کرنے والوں کی ترقی یا سالانہ انکریمنٹ کو روکا جاسکے۔ کمیٹی نے سفارش کی کہ سماجی برائیوں مثلاً فحاشی، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی وغیرہ سے متعلق جرائم کی بدنی سزائیں بھی مقرر کی جائیں۔ جو سرعام دی جائیں۔ عبادات کے اہتمام کے لئے مساجد کو معاشرہ میں مرکزی حیثیت دی جائے حکومت ملک میں نمایاں مقامات پر مساجد تعمیر کرے اور کسی نئی آبادی کا نقشہ اس وقت تک منظور نہ کیا جائے۔ جب تک اس میں مناسب فاصلوں پر مساجد تعمیر کرانے کے لئے موزوں جگہیں مختص نہ کی گئی ہوں اور نئے شہروں اور بستیوں کی منصوبہ بندی سمت قبلہ کا خیال رکھتے ہوئے کی جائے کمیٹی نے سفارش کی کہ اصحاب اقتدار نماز جمعہ مساجد میں ادا کریں تاکہ دوسرے لوگوں کو ترغیب ملے۔ خواتین کے لئے مساجد میں کم از کم جمعہ میں شرکت اور درس و تدریس کا مناسب بندوبست کیا جائے نماز جمعہ کے وقت کاروبار بند کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ سرکاری تقریبات نماز کے اوقات کا لحاظ رکھتے ہوئے منعقد کی جائیں اور اگر کسی تقریب کے دوران نماز کا وقت آ جائے تو اس کے لئے کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ نماز کو تعلیمی اور تربیتی اداروں کی اقامت گاہوں کے شب و روز کے نظام الاوقات میں شامل کیا جائے۔ تبلیغ دین کے کام کو اندرون ملک اور بیرون ملک مؤثر طریقے پر انجام دینے کے لئے نجی کوششوں کے ساتھ ساتھ حکومت بھی یہ ذمہ داری ادا کرے اس کام کے لئے ہر سال مناسب رقم بجٹ میں مختص کی جائے سرکاری تقریبات میں حرام اشیاء کی خورد و نوش پر پابندی عائد کی جائے

پاکستان کے تمام ہوٹلوں اور طعام گاہوں پر قانونی پابندی ہو کہ عوام کو فراہم کی جانے والی خوراک میں خنزیر کا گوشت، دیگر حرام اجزاء شامل نہ ہوں۔ ان حرام اشیاء کی ملک میں درآمد بھی کلی طور پر ممنوع ہونا چاہئیے ایسی تمام اشیاء جو نشے کے مقصد کے لئے تیار کی جاتی ہیں ان کا بنانا درآمد کرنا، بیچنا، خریدنا فروخت ممنوع قرار دیا جائے۔ ایسی سرکاری پالیسی کی تشکیل کی جائے جس کے تحت تقریبات میں شراب پیش ہو اس میں کوئی پاکستانی شریک نہ ہو، بصورت نوشی کو حرام قرار دینے والے قوانین کو عملی طور پر نافذ کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔ جو شخص اس کی ہر شکل میں ممنوع قرار دیا جائے کیونکہ اس نے مقررین، واعظوں اور ذاکر حضرات سے کہا ہے کہ وہ ایسے الفاظ استعمال کرنے سے گریز کریں جن سے اسلام کے مختلف مکاتب فکر کے پیروکاروں میں بھی نفرت پھیلنے کا اندیشہ ہو۔

••

ختم نبوت یوتھ فورس سندھ کا اجلاس
صوبائی عہدہ داروں کا انتخاب

ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سندھ کی تیسری جنرل کونسل کا اجلاس وادی مہران کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ انوار العلوم باہوکھوسہ میں منعقد ہوا جس کی صدارت صوبائی سرپرست اعلیٰ مولانا خلیل الرحمٰن نے کی اجلاس میں ۱۹۹۱ء کے لئے صوبائی انتخاب عمل میں آیا۔ صدر محمد یعقوب الفرد کھوسہ، سینیئر نائب صدر مولانا محمد علی الانصاری جونیئر نائب صدر ذوالفقار ایم جتوئی سکھر، جنرل سیکرٹری مجاہد نیاز احمد بنگلانی بلوچ ڈپٹی جنرل سیکرٹری ایم کے عارف کراچی، جوائنٹ سیکرٹری تعریباً کرضلع سے بعد میں لیا جائے گا۔ پریس سیکرٹری نیاز احمد الانصاری گڈو، خازن اور بقیہ عہدہ دار صوبائی صدر اور جنرل سیکرٹری حاضر کے مشورے میں گے۔ اجلاس میں عہدیداروں نے عہد کیا کہ ہم قادیانیت کی پیدا کردہ ہر سازش اور فتنہ کو پاش پاش کر دیں گے۔ فروری میں باہوکھوسہ میں ختم نبوت کانفرنس کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا جس میں مرکزی عہدیداروں کے علاوہ اکابر علماء کو مدعو کیا جائے گا۔ مرکزی صدر پیر سلطان منیر اور جنرل سیکرٹری محمد اشتیاز اعوان نے بھی اجلاس میں شرکت کی آخر میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ صوبائی جنرل سیکرٹری مجاہد نیاز احمد بنگلانی نے یوتھ فورس سندھ کی تمام یونٹوں سے اپیل کی کہ دفتری رجسٹر اور رسید بکیں وغیرہ درج ذیل پتہ سے حاصل کریں۔ صوبائی دفتر ختم نبوت یوتھ فورس نزد مدرسہ انوار العلوم باہوکھوسہ تحصیل ٹھل سندھ۔

••

شبان ختم نبوۃ سرگودھا کے صدر ممتاز قانون دان شیخ جہانگیر سرور کا بیان

شبان ختم نبوت کے صدر ممتاز قانون دان شیخ جہانگیر سرور نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان نے ملک میں قادیانی آرڈیننس تو نافذ کر دیا ہے مگر اس پر عملدرآمد کی بنا نہ ہونے کے برابر ہے۔ کیونکہ ملک بھر میں اس آرڈیننس کے باوجود قادیانی اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں اور جن قادیانیوں کے خلاف کارروائی کے لئے کیا جاتا ہے اول تو انہیں گرفتار ہی نہیں کیا جاتا۔ اگر گرفتار کر بھی لیا جائے تو اس کے خلاف مؤثر کارروائی عمل میں نہیں لائی جاتی۔ اور اس طرح پاکستان میں کتابوں کی حد تک تو قادیانی آرڈیننس کا وجود ہے مگر عدالتوں میں عملدرآمد کی بنا نہ ہونے کے برابر ہے۔

شیخ جہانگیر سرور نے کہا کہ کسی بھی ملک میں اقلیتوں کو اتنی آزادی حاصل نہیں جتنی کہ پاکستان حکومت نے اقلیتوں کو دے رکھی ہے مگر اس کے باوجود قادیانیوں نے نہ تو اپنے آپ کو آج تک اقلیت تصور کیا ہے۔ اور نہ ہی پاکستان کے وجود کو تسلیم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہونا تو یہ چاہئیے تھا کہ جس وقت حکومت پاکستان نے انہیں اقلیت قرار دیا تھا۔ اسی دن سے ان کے ملازمتوں میں آبادی کے لحاظ سے کوٹے مقرر کئے جاتے۔ قادیانیوں کی عبادت گاہوں کے نقشے الگ بنوائے جاتے۔ ان کے سابقہ حکومت میں لوٹ مار کر کے بنائے گئے اثاثوں کو بحق سرکار ضبط کر لیا جاتا۔ ان کی جماعت خدام الاحمدیہ کو خلاف قانون قرار دے کر ختم کر دیا جاتا۔ جو ملک میں تخریبی کارروائیوں میں مصروف عمل ہے۔

مگر ایسا نہ ہو سکا۔ وہ۔ جو پاکستان میں بسنے والے کروڑوں مسلمانوں کے خلاف ایک گہری سازش کا نتیجہ ہے جو غیر ملکی دباؤ کی وجہ سے آج تک قائم ہے۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت جس کا پہلا حرف ہی۔ اسلامی جمہوری اتحاد کے نام سے شروع ہوتا ہے اور وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف جو برسر اقتدار آنے سے پہلے ملک میں نظام اسلام کا ورد کرتے تھے سے اپیل ہے کہ وہ انگریز کے ان گماشتوں کو لگام دیں اور ان کی عبادت گاہوں کے ذریعہ مسلمانوں کی عبادت گاہ مسجد کی مشابہت ختم کروائیں۔ اور ملک بھر میں جتنی بھی مساجد قادیانی گستاخ رسولؐ کے پاس ناجائز قبضہ میں ہیں۔ ان کو فی الفور مسلمانوں کو دیا جائے۔

قادیانیوں کا آبادی تناسب سے ملازمتوں میں کوٹہ مقرر کیا جائے کیونکہ یہ قادیانی مسلمانوں کے حق کو غصب کر رہے ہیں ان کے اثاثوں کو بحق سرکار ضبط کیا جائے۔ کیونکہ انہوں نے اعلیٰ عہدوں کا ناجائز فائدہ اٹھا کر ربوہ کے گرد و نواح میں کروڑوں روپے کے اثاثے بنا لئے ہیں۔

ان کی جماعت خدام الاحمدیہ کو خلاف قانون دیا جائے۔ اور ان کے تمام کارکنوں کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج کیا جائے کیونکہ یہ لوگ پاکستان کے خلاف شر انگیز مواد تقسیم کرنے میں مصروف عمل ہیں جس کا واضح ثبوت پنیوٹ میں جعلی کرنسی چلانا۔ لاہور ریلوے پرنٹ سکینڈل میں ملوث ہونا۔ کراچی میں تخریبی کارروائی کرنا۔ سرگودھا کے نواحی گاؤں میں ناجائز اسلحہ وغیرہ میں قادیانیوں کا ملوث ہونا ہے۔

شیخ جہانگیر سرور نے وزیراعظم پاکستان سے اپیل کی کہ وہ غیر ملکی دباؤ سے ہٹ کر ایک سچا عاشق رسولؐ ہونے کا ثبوت دیں اور ان گزارشات پر فی الفور عمل کر کے۔ اکر وڑ مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے والے قادیانیوں کے خلاف مؤثر کارروائی کا حکم صادر کریں۔

فاروق آباد شیخوپورہ کی
انتظامیہ کی مرزائیت نوازی

فاروق آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ فتنہ قادیانیت کا تعاقب ہر غیرت مند مسلمان کا دینی، اخلاقی، مذہبی فریضہ ہے۔ وہ یہاں جامعہ اسلامیہ فاروق آباد کی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے

خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے فاروق آباد کی انتظامیہ کی بے حسی کلمہ دشمنی، اور قادیانیت نوازی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مقامی انتظامیہ کئی ایک ملاقاتوں کے باوجود لیت و لعل سے کام لیتے ہوئے قادیانیوں کی عبادت گاہوں، گھروں، دکانوں سے کلمہ طیبہ محفوظ نہیں کیا۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ کلمہ طیبہ کو فوراً محفوظ کیا جائے بصورت دیگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن عملی اقدام پر مجبور ہوں گے۔ جس کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔ بعد ازاں جامعہ اسلامیہ کے مہتمم مولانا یعقوب ربانی نے مولانا شجاع آبادی کے اعزاز میں پارٹی کا انتظام کیا جس میں کئی جماعتی کارکن شریک ہوئے۔ مولانا شجاع آبادی نے جامعہ اسلامیہ کے مختلف شعبوں کا تفصیلی معائنہ کیا۔ یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ جامعہ میں حفظ حدیث بخاری شریف کا سلسلہ سال رواں سے جاری کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ تین طلبائے کرام اب تک بخاری شریف حفظ کر کے فارغ ہو چکے ہیں۔ نیا داخلہ شروع ہے۔ مولانا محمد اسماعیل نے جامعہ اسلامیہ کی انتظامیہ بالخصوص مولانا محمد یعقوب ربانی کی مساعی جمیلہ کو سراہا اور انھیں گذشتہ دور میں حفظ حدیث کے اجراء کے سلسلہ پر مبارکباد دی۔ انھوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتروں سے ملاقات کی اور ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد پر مرکز کی طرف سے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

قائد اعظم انٹرنیشنل ایئر پورٹ کراچی

جو قادیانی نحوست سے بچ نہ سکا۔

اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز قادیانی افسران ہمیشہ سے اپنی جماعت اور اپنے گروہ کے افراد کا خیال کرتے ہیں اور جماعت کے افراد کو آگے لانے کی خفیہ طور پر کوشش کرتے ہیں اور ان کو منافع پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اس کے علاوہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بڑی چالاکی سے مسلمان افسروں کو جھانسہ دے کر اپنا کام بھی نکال لیتے ہیں۔ حال ہی میں کراچی کے قائد اعظم انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر کام کرنے والے ایک واقف کار نے بتایا ہے کہ کراچی میں جدید ترین نیا ائیر پورٹ تعمیر کیا جا رہا ہے دراصل اس کا مکمل ٹھیکہ تو ایک فرانسیسی کمپنی کو ملا ہے لیکن اس کمپنی نے آگے وہ ائیر کنڈیشنگ والے کام کا ٹھیکہ ایک قادیانی فرم شاہنواز لمیٹڈ کو دے دیا ہے۔ واضح رہے کہ شاہنواز لمیٹڈ قادیانیوں کی مشہور فرم ہے یہی فرم مرسیڈیز کے ایجنٹ بھی ہیں اور شیزان کمپنی کے مالکان بھی یہی ہیں۔ یہ فرم قادیانی جماعت کو کروڑوں روپے بطور امداد دیتی ہے۔ واقف کار نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ شاہنواز لمیٹڈ جو قائد اعظم انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر سب ٹھیکہ کے طور پر کام کر رہی ہے۔ اس سے بدرجہا بہتر کام کرنے والی اور پرانے تجربہ رکھنے والی کمپنیوں کی موجودگی میں قادیانی فرم نے ٹھیکہ کس طرح حاصل کر لیا ہے۔ واقف کار نے سوال کیا کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانیوں نے شاہنواز لمیٹڈ کو مذکورہ ٹھیکہ دلوانے میں اہم کردار ادا کیا ہے واضح رہے کہ پی آئی اے، ائیر پورٹ سیکورٹی فورس میں اعلیٰ عہدوں پر قادیانی فائز ہیں، دینی و مذہبی حلقوں نے قادیانی فرم کو ٹھیکہ دیئے جانے پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قائد اعظم انٹرنیشنل ائیر پورٹ بھی قادیانی نحوست سے نہیں بچ سکا۔ اور یہاں تعمیرات میں بھی قادیانی شامل ہو گئے۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ اگر یہ اطلاع درست ہے تو پھر قادیانی فرم سے ٹھیکہ واپس لیا جائے اور تحقیق کی جائے کہ قادیانی فرم کو ٹھیکہ دلوانے کا کردار کس نے ادا کیا۔

ظفر آباد ٹنڈو الہ یار سندھ کے خاندان نے

قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا

میر پور خاص۔ عبدالمجید ولد عبدالرحمن عمر ۵۵ سال، عبدالمجید ولد عبدالمجید اور ان کے پورے خاندان ساکن ظفر آباد مقام تعلقہ ٹنڈو الہ یار نے قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا انھوں نے ایک بیان میں کہا مرزائیوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ چوہدری فضل الہیٰ صاحب ریٹائرڈ فورڈ ٹرک ایجوکیشن آفیسر کی تبلیغ کا ہم پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ ہم پر مرزائیت کی قلعی کھل کر سامنے آگئی۔ آپ نے مرزائیت کی بنیادی حقیقت ہم پر نمایاں کر دی۔ حتیٰ کہ ہمیں یقین واثق ہو گیا کہ آنجہانی مرزا غلام احمد انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا جو انھوں نے اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے کھڑا کیا تھا ورنہ کجا نبوت کا درجہ عظیم اور کجا امام مہدی کا مقام مرزا تو کئی بیماریوں کا شکار رہا کرتے تھے اور مسمات بانو در حرم سے حرام میں زور دلایا کرتے تھے جو موضوع بسرورں خود قادیان کی بیٹی ذاتی [illegible]

تعلیمی ذرائع حقیقت مذکورہ بالا ہم نے دل سے مرزائیت سے تائب ہو کر مکمل طور پر اسلام میں دوبارہ داخل ہو رہے ہیں۔ دعا کریں خدا ہماری سابقہ کوتاہیوں کو معاف کرے اور آئندہ بھی اسلام کے ارکان کا پابند بنائے۔ دوسرے افراد جنہوں نے اسلام قبول کیا ان کے نام یہ ہیں محمد سلیم عمر ۲۲ سال، اختر علی عمر ۱۸ سال، عمران خان عمر ۹ سال، اصغر علی عمر ۱۴ سال پسران عبدالمجید اور خاندان کے دوسرے افراد۔

دوسرا خاندان!

(میر پور خاص [illegible])

نواب دین منظور ساکن ظفر آباد تعلقہ ٹنڈو الہ یار، ضلع حیدرآباد [illegible] سے قادیانیت سے بدظن اور غیر مطمئن تھا لیکن مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام کی گود میں آنے داخل ہونے کی سعادت نہ پا سکا تھا۔ آج میرے محسن چوہدری فضل الہیٰ نے مجھے تیرے بارے میں تبلیغ کی جس پر اسلام کی حقانیت مجھ پر ظاہر ہو گئی۔ اور میں مرزائیت چھوڑ کر اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ بیٹا میں اپنی بیوی تین بچوں اور ایک بچے سمیت اسلام میں داخل ہو رہا ہوں۔ دعا کریں خدا مجھے ایمانی تقویت بخشے۔ آمین۔

ڈیفنس سوسائٹی لاہور میں شبان ختم نبوت کا قیام

لاہور۔ ڈیفنس سوسائٹی لاہور کینٹ (۱) لوگوں کا پاش علاقہ ہے اور اس میں قادیانیوں کے کئی ایک گھر ہیں جو وقتاً فوقتاً مسلمانوں کی پریشانی کا باعث بنتے رہتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی جب سے لاہور تبدیل ہوئے ہیں تو انھوں نے قادیانیوں کی سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں کے تعاقب

کے لئے بھرپور جدوجہد شروع کردی ہے۔ چنانچہ مولانا نے مورخہ ۷/جنوری کو ڈیفنس سوسائٹی کے نوجوانوں کا اجلاس طلب کیا جو اقبال پارک کی جامع مسجد محمدیہ میں ظہر کی نماز کے بعد منعقد ہوا اجلاس کی صدارت خواجہ عزیز الرحمٰن نے کی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تحریک ختم نبوت میں نوجوانوں کا کردار اور ان کے ضرورت کے عنوان پر پرحاصل خطاب کیا۔ اور نوجوانوں سے درخواست کی کہ وہ قادیانیت کے پرزور تعاقب کے لیے سرگرم ہو جائیں۔ اور نظم وضبط اور جماعتی ڈسپلن کے تحت کام کریں۔ نوجوانوں نے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ہم آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اپنے آخری قطرۂ خون کا نذرانہ تک پیش کرنے کے لئے تیار ہیں چنانچہ نوجوانوں میں نظم وضبط کے ساتھ کام کرنے کے لیے "شبان ختم نبوت" کی تشکیل عمل میں لائی گئی جن کے عہدے داروں کی فہرست پیش خدمت ہے۔ سرپرست اعلیٰ۔ مولانا خواجہ عزیز الرحمٰن۔ صدر حافظ غفور الحق۔ نائب صدر محمد انور شریف۔ جنرل سیکرٹری محمد سرور۔ سیکرٹری سید یاسر علی۔ فنانس سیکرٹری حافظ محمد انور۔ سیکرٹری تبلیغ محمد عثمان سیکرٹری نشر واشاعت بابر شریف۔ اجلاس سرپرست اعلیٰ خواجہ عزیز الرحمٰن کی ہدایات اور دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ نیز اجلاس میں طے پایا کہ ہر پندرہ دن کے بعد نوجوانوں کا اجلاس منعقد ہوا کریگا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا غلام مصطفےٰ مجن آبادی یا مولانا خواجہ عزیز الرحمٰن خطاب کریں گے۔ اور آخر میں سوال وجواب کی محفل منعقد ہوا کریگی۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸-بی اور ۲۹۸-سی میں ترمیم کرکے قادیانیوں پر پابندی لگائی جاچکی ہے کہ وہ خود کو مسلمان ظاہر نہیں کرسکتے اور نہ ہی اسلامی شعائر واصطلاحات استعمال کرسکتے ہیں خلاف ورزی کی صورت میں تین سال سزا قید بامشقت اور جرمانہ مقرر ہے۔ مگر قادیانی آئین اور قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرکے بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں اور ان کے رسائل خلاف اسلام مواد چھاپ رہے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر قادیانی مذہب کو اسلام کے طور پر شائع کر رہے ہیں گزشتہ سال ۲۰ جون ۸۹ سے ۲۰ اگست ۸۹ تک دو ماہ کے لیے الفضل کو بند کر دیا گیا تھا مگر ڈپٹی کمشنر جھنگ قادیانیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں جس کی وجہ سے قادیانیوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں

قومی اسمبلی کا اجلاس بلاکر جلد شریعت بل نافذ کیا جائے

مولوی فقیر محمد کا آئی جے آئی کے صدر اور وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ

فیصل آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیر اعظم اور اسلامی جمہوری اتحاد کے صدر میاں محمد نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ تمام مکاتب فکر کے علماء کے بائیس نکات پر مشتمل متفقہ شریعت بل سینٹ سے پاس کرا کر قومی اسمبلی کا خصوصی اجلاس بلا کر اور منظور کروا کر جلد نافذ کیا جائے۔ اور شریعت بل کی مخالفت کرنے والے آئی جی آئی کے ممبران قومی اسمبلی کی رکنیت ختم کر دی جائے انھوں نے کہا کہ اسلامی جمہوری اتحاد نے عام انتخابات کے موقعہ پر اپنے منشور میں وعدہ کیا تھا کہ قرآن وسنت پر مبنی اسلامی نظام نافذ کیا جائے گا۔ اور انتخابی جلسوں میں بار بار اعلان کیا جاتا رہا کہ آئی جی آئی برسر اقتدار آکر رب سے پہلے اسلامی شریعت نافذ کریگا جب کے متفقہ شریعت بل سینٹ نے منظور کر کے قومی اسمبلی کو بھیجا تھا جس کا جائزہ لینے کے لئے ایک غیر ضروری کمیٹی قائم کر دی گئی جس کے کئی اجلاس منعقد ہوئے اور قوم کو خوشخبری سنائی گئی کہ نئے شمسی سال کے آغاز پر شریعت بل قومی اسمبلی میں پیش کرکے اسلامیان پاکستان کو ایک تحفہ دیا جائے گا۔ مقام افسوس ہے کہ شریعت بل قومی اسمبلی میں پیش کرنے کی بجائے قومی اسمبلی کا اجلاس برخاست کر دیا گیا، اب ضمنی انتخابات کے موقع پر وزیر اعظم کس حیثیت سے اعلان کر رہے ہیں کہ شریعت بل میں اتفاق رائے حاصل کیا جا رہا ہے۔ جس سے شریعت بل کے بارے میں کئی شکوک وشبہات پیدا ہو رہے ہیں جس کو ختم کرنے کے لئے فوری طور پر یہی شریعت بل جو سینٹ میں پیش کیا گیا ہے اس کو منظور کر دیا جائے اور قومی اسمبلی کا خصوصی اجلاس فوری طور پر بلا کر شریعت بل کو منظور کر واکر نافذ کر دیا جائے انھوں نے کہا کہ پی ڈی اے والے شریعت بل کی مخالفت ضرور کریں گے کیونکہ شریعت بل نافذ ہونے کے بعد کوئی عورت ملک کی صدر یا وزیر اعظم نہیں ہو سکے گی یہ بات باعث تعجب ہے کہ اسلامی جمہوری اتحاد کے بعض ممبران قومی اسمبلی شریعت بل کی کیوں مخالفت کر رہے ہیں جب کہ وہ اسلامی نظام کے نفاذ کے وعدہ پر منتخب ہو کر آئے ہیں انھوں نے

قادیانی اخبار بند اور قادیانی جماعت کو خلافِ قانون قرار دیا جائے

فیصل آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی وزارت داخلہ اور ہوم سیکرٹری پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۶ کے تحت قادیانی مذہب کی تبلیغ واشاعت پر پابندی کے پیش نظر قادیانی جماعت کے ترجمان الفضل ربوہ پر تحفظ امن عامہ آرڈیننس کے تحت مستقل پابندی لگائی جائے اور آئین وقانون کو تسلیم نہ کرنے پر انجمن احمدیہ ربوہ کو خلاف قانون دے کر اس کے تمام اثاثے اور فنڈز ضبط کر لیے جائیں انھوں نے کہا کہ دسمبر ۱۹۷۴ء کو آئینی ترمیم کے تحت قادیانی مرزائی احمدی ربوہ اور لاہوری گروپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے اور

زیر سرپرستی مولانا قطب الدین
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاولنگر
ہفت روزہ
صدائے احرار
بہاولنگر
فون: 2008
2505
2718
چیف ایڈیٹر: محمد علی زیدی
ایڈیٹر: مولانا سعید احمد
عنقریب شائع ہو رہا ہے:

۱۹۷۷ء سے ۱۹۹۰ء تک اسلامی نظام نافذ کرنے کے نام پر مسلم لیگ نے حکومت کی اور پھر ۸۸ء سے ۹۰ء تک تین سال تک جو خود مسلم برسر اقتدار رہی تو شریعت محمدی نافذ نہ کر سکی اب پھر مسلم لیگ کے نام پر نہیں بلکہ آئی جے آئی کے نام پر دوبارہ برسر اقتدار میں آئی ہے اس کو اپنی بقا کے لئے فوری اسلامی نظام نافذ کر دینا چاہئے۔

مولانا ایثار القاسمیؒ کے قتل پر مولانا شجاع آبادی اور مولانا غلام مصطفےٰ کا تعزیتی بیان

لاہور (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کا ہنگامی اجلاس دفتر ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ منعقد ہوا جس کی صدارت حاجی بلند اختر نظامی نے کی۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ممتاز خطیب اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا ایثار القاسمی کی المناک قتل پر دلی صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے مولانا کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ مولانا قاسمی نڈر، بے باک و بیدار خطیب، اور عظمت صحابہؓ کی تحریک کے پرجوش جرنیل تھے۔ مولانا کے قتل سے ملک ایک جواں سال پرعزم خطیب سے محروم ہو گیا۔ انہوں نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ مولانا کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے خصوصی دہشت گردی کی عدالت میں کیس کی فوری سماعت شروع کی جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ نے کہا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن اس عظیم سانحہ میں ان کے ساتھی ہیں اور ان کے کارکنوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اجلاس امیر جماعت حاجی بلند اختر نظامی کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ: آپ کے مسائل

ج: حرام کھانا نہیں چاہئے۔ اور اگر مجبور ہو تو استغفار کریں۔

س: مولانا صاحب مجھے اسلام سے گہرا لگاؤ ہے مگر نفس کا راستہ اختیار کرنا کتنا مشکل ہے۔ میں عمر کی جس منزل میں ہوں اس میں آج کل کی نئی نسل دن رات موسیقی سننا، فلمیں دیکھنا اور دوسرے لہو و لعب کے کاموں میں مشغول رہنا پسند کرتی ہے جبکہ میں اپنے عقائد اور اعمال کی اصلاح کے لئے ڈھونڈ ڈھونڈ کر اسلامی کتب کا مطالعہ کرتی رہتی ہوں اور غور و فکر کر کے اپنا ایمان پختہ کرنے کی جستجو میں لگی رہتی ہوں مگر صورت حال یہ ہے کہ لوگ عبادت کر کے دل کا سکون پاتے ہیں اور میں مضطرب اور بے قرار رہتی ہوں۔

ج: آپ کے اضطراب اور بے قراری کی وجہ تو اوپر بتا چکا ہوں کہ اندر کا ایمان زندہ ہے۔ بے حس یا مفلوج نہیں تو یہ خوشی کی بات ہے باقی مشکلات بے شک ہیں۔ ان کے بارے میں بھی میں نے لکھا بتا دیا کہ جہاں تک بس چلے بچنے کی کوشش کرو، اور جہاں بے بسی ہو جائے وہاں دعا و استغفار سے تلافی کرو۔ اس کے بعد آپ کیلئے پریشانی کی کوئی وجہ نہیں رہ جاتی اور مسلمان کو تو ہمیشہ ہشاش بشاش رہنا چاہئے۔ اضطراب اور پریشانی اور بے چینی اور بے قراری تو اس کو ہو جس کا کوئی خدا نہ ہو، یا اپنے خدا سے تعلق نہ ہو، جس کا کوئی خدا موجود ہو اور اس کا اپنے خدا سے تعلق اور رابطہ بھی ہو وہ کیوں پریشان رہا کرے

؎ حیف باشد دل دانا کہ مشوش باشد!

مردہ کا گھر ناپاک نہیں ہوتا

س: آدمی مرنے کے بعد ناپاک ہو جاتا ہے پھر جب اسے غسل دیا جاتا ہے تو پاک ہو جاتا ہے اس کے بعد کہتے ہیں کہ موت کا گھر چالیس روز تک ناپاک رہتا ہے میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ صحیح ہے اگر یہ صحیح ہے تو اس گھر کے مکین کے لئے کیا احکام ہیں کہ وہ نماز اور قرآن پاک کیسے پڑھے کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ اس گھر میں رہتے ہوئے اور گھر کی ہر چیز ناپاک ہو جاتی ہے جب کہ چالیس روز تک تو قرآن شریف زیادہ سے زیادہ پڑھایا جاتا ہے تاکہ مرنے والے کی روح کو ثواب پہنچے؟

ج: گھر کے ناپاک ہو جانے کی بات ہی غلط ہے۔

س: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ہر نماز میں فرض رکعات پڑھنے کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر آیۃ الکرسی پڑھنی چاہئے پھر دعا مانگنی چاہئے آپ قرآن و سنت کی روشنی میں بتائیں کہ یہ بات کہاں تک درست ہے؟

ج: سر پر ہاتھ رکھ کر ایک اور دعا پڑھی جاتی ہے جو حدیث میں میں آتی ہے۔ آیۃ الکرسی نہیں پڑھی جاتی۔

س: قرآن مجید میں چودہ سجدے ہیں، میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان سجدوں کو کس طرح ادا کیا جاتا ہے پہلے ہمارے گھر میں سب جائے نماز پر بیٹھ کر قرآن پاک پڑھتے تھے اور ساتھ کے ساتھ سجدہ بھی ادا کرتے تھے لیکن نماز کے سجدوں میں جو پڑھا جاتا ہے اسی طرح قرآن مجید کے سجدوں میں کچھ نہ پڑھتے تھے آپ یہ بتائیں کہ یہ درست ہے یا غلط کیونکہ میری بھابی وہ کہتی ہیں کہ یہ طریقہ غلط ہے وضو کر کے قبلہ رخ ہو کر نیت باندھ کر سجدے کرتی ہیں اور سجدہ کرتے وقت وہ سجدہ تلاوت قرآن پاک پڑھتی ہیں اور پھر سلام پھیرتے وقت واللہ اکبر کہتی ہیں۔

ج: سجدہ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جائیں۔ اور سجدہ میں وہی تسبیح پڑھیں جو نماز کے سجدہ میں پڑھتے ہیں پھر اللہ اکبر کہہ کر اٹھ جائیں۔ بس سجدہ ہو گیا۔

س: یہ کہ ایک حجام کی دکان کا کرایہ حلال یا حرام ہے جس کے جواب میں آپ نے کہا کہ آپ حرام کی رقم لینے پر مجبور نہیں ہیں اس لئے کہ حجام کو داڑھی مونڈنے کے پیسے نہیں لوں گا بلکہ حلال کے پیسے لاکر دو خواہ کسی سے قرض لے کر دو پھر میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ جس سے قرض لے گا ظاہر ہے کہ اس کو قرض کی رقم ادا بھی انہیں پیسوں میں سے کرے گا جو وہ دکان سے کماتا ہے یعنی وہ دکان سے ہی روزی کماتا تو گویا جس کو قرض واپس دے گا اس کے لئے بھی وہ پیسے حرام ہیں۔

ج: کسی مسلمان سے قرض نہ لے بلکہ کسی غیر مسلم کے ذریعے غیر مسلم حلال و حرام کا قائل ہی نہیں۔

س: ہمارے محلے کی مسجد کے نیچے کچھ دکانیں ہیں ان دکانوں کا کرایہ مسجد میں جاتا ہے اور ان دکانوں میں ایک حجام کی دکان بھی ہے آپ بتائیں کہ مسجد والوں کے لئے کیا احکام ہیں

ج: داڑھی مونڈنے کے پیسے لینا حلال نہیں۔

ہوشیار رہیئے!

قادیانی یہودیوں کے ایجنٹ اور ربوہ جاسوسی کا بہت بڑا اڈہ ہے۔

بقیہ: سوال و جواب

منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا نہ نیا نہ پرانا، اور نہ آپ کے بعد کسی نبوت کسی کو ہو سکتی ہے نہ پرانے احکام سے متعلق اور منسوخ احکام کی بابت اب مرزا قادیانی کے کیس پر غور کریں کہ اس نے چودھویں صدی میں نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کا دعویٰ نبوت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بعد ہے لہٰذا یہ نہ صرف غلط بلکہ ختم نبوت کے منافی ہے مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا آنحضرتؐ کے ارشاد کے مطابق کہ جو شخص میرے بعد دعویٰ کرے گا دجال و کذاب ہو گا۔ یہ دجل و کذب پر مبنی ہے یہ ہر دو علیحدہ علیحدہ امر ہیں ان کو باہم خلط ملط نہیں کیا جا سکتا۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیرِ مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموسِ ختمِ نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے۔ قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے اور پروگرام شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرونِ ملک و بیرونِ ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے۔ اردو، انگریزی، عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔ جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کیے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختمِ نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ اس کارِ خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات، زکوٰۃ، صدقہ اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ (فقیر) **خان محمد**
امیر مرکزی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (پاکستان)
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (کراچی)
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی
فون ۷۸۰۳۳۷-۰۳۲۱-۰۳۲۱